YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN

OFFICIAL DEBATES

Tuesday, August 28, 2012

The Youth Parliament met in Margalla Hotel, Islamabad (with Sara Abdul Wadood Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

(اس موقع پر ایوان میں شہدائے یوتھ پارلیمینٹیرینز کی دوسری برسی کے موقع پر فاتحہ پڑھی گئی۔)

Madam Deputy Speaker: I will request now Miss Shaheera Jalil Albasit, Mr. Muhammad Waqar, Mr. Muhammad Zafar Siddique, Mr. Siraj Din Memon, Miss Seep Akhtar Channar and Mr. Omair Najam to move the resolution. I would ask Miss Shaheera to read out the Resolution.

Miss Shaheera Jalil Albasit: Thank you Madam Speaker. This House expresses grave apprehension and strong disappointment on the decision of the United States to support India for becoming permanent member of UN Security Council. This House believes that this particular decision has grave implication for the direction and prospects of the system of multilateral cooperation promoted by the UN Charter and for peace and security and stability in region, particularly South Asia.

میڈم سپیکر! South Asian Region کی جو فی الوقت instability ہے اس کے لیے پوری international community کا ایک focus بنا ہوا ہے۔ ہمارے اس region میں، South Asian Region میں 03 main stakeholders ہیں، جن میں انڈیا، پاکستان اور چین۔ یہ تین آپس میں پڑوسی اس طرح کے ہیں کہ ان تینوں کے آپس میں جو بھی تعلقات ہوں گے وہ define کریں گے overall South Asian Region کی stability کو، یہاں کے peace کو، یہاں کے economic collaboration کو۔ جنوری 2012 میں اسرائیل نے اپنی official capacity میں ایک statement دی کہ وہ انڈیا کو support کرتا ہے for the permanent seat in the UN Security Council. The reasons given by Israel is that India is the world’s largest democracy, India is a completely different culture and India is fast moving on an economic progress. The same happened, the same thing, the same statement came from the United States of America. اب اس Resolution کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ اس region میں سب سے بڑا conflict یہ پایا جاتا ہے کہ پاکستان اور انڈیا آپس میں neighbours ہیں اور ان کے کافی disputes ہیں جو کئی سالوں سے unsolved ہیں۔ ہم دونوں کے درمیان یعنی پاکستان اور انڈیا کے درمیان ایک third party آتی ہے، that is the USA. USA کے India کے ساتھ strategic interests بیشمار ہیں۔ ہم نے بہت سارے مواقع پر دیکھا ہے کہ United States of America نے انڈیا کو support کیا ہے، انڈیا کے ساتھ

economic collaborations بنائی ہیں اور وہ پاکستان کو بھی ساتھ ساتھ اپنا strategic ally کہتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے میڈم سپیکر! کہ پاکستان نے war on terror پر جتنی قربانیاں دی ہیں، اس کا جو نقصان ہوا ہے، obviously, that is more in relation to that of India because India تو USA کے ساتھ nuclear collaboration and economic collaborations کر رہا ہے but Pakistan which is having to pay the cost as well. اس scenario میں جب USA step in کرکے ایک اتنی unreasonable statement جاری کرتا ہے کہ جی ہم انڈیا کو support کر رہے ہیں for the permanent seat of the United Nations Security Council which means that eventually India کو آپ propose کر رہے ہیں کہ انڈیا کے پاس at the end of the day, veto power ہوگی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دو neighbours جن کے درمیان کے disputes کئی decades سے solve نہیں ہوئے، وہ انیس بیس کا فرق نہیں رکھیں گئے۔ ایک پارٹی کے پاس ویٹو کی پاور ہوگی، ایک پارٹی permanent member ہوگی in the Security Council, تو آپ کیسے expect کرتے ہیں کہ ہمارے آپس کے disputes resolve ہوں۔ جناب سپیکر! یہاں پر ہمیں اس امر پر focus کرنا چاہیے کہ بہرحال یہ United States of America کے interest میں بھی ہے کہ پاکستان اور انڈیا کے آپس کے disputes solve ہوں تاکہ eventually پاکستان اپنی northern and eastern borders سے اپنی forces کو ہٹا کر انہیں duran line یا along western border زیادہ deploy کر سکے۔ Obviously, again of the day USA کا interest بھی یہی ہے کہ پاکستان اور انڈیا کے آپس کے disputes solve ہوں اور ہماری relationship better ہوں which means that USA کو اس چیز کو revisit کرنا چاہیے، اپنی statement کو reconsider کرنا چاہیے because at least for the next one decade or may be five years this thing sounds completely unreasonable to be suggested that India should be made a permanent member of the Security Council. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Alright. Thank you. Miss Seap Akhtar Channar.

Miss Seap Akhtar Channar: Thank you Madam Speaker. Directly coming to the point.

اگر انڈیا کو ویٹو پاور ملے گا تو کشمیر issue کبھی resolve نہیں ہوگا۔ پاکستان کی favour میں کوئی بھی resolution آئے گی تو انڈیا اسے stop کر دے گا لیکن India is going to emerge as an Asian power, it is going to replace China. Something that Pakistan is never going to tolerate کیونکہ ہم جتنا بھی دوستی کا ہاتھ بڑھا لیں، جتنا بھی کہہ لیں کہ انڈیا ہمارا دوست ہے لیکن وہ رہے گا ہمارا rival ہی۔

اب ہونا کیا چاہیے، ہونا یہ چاہیے کہ پورا UN کا structure revise ہونا چاہیے۔ Non-permanent members کی seats بڑھائیں، India economically strong ہے، بھلے اس کو non-permanent member کی زیادہ seats دے دیں۔ اس کے علاوہ India permanent member بنے یا نہ بنے پاکستان کو muslim countries سے اپنے relations strong کرنے چاہییں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد وقار صاحب۔

جناب محمد وقار: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس resolution کی وساطت سے میں صرف چند points add کرنا چاہوں گا۔ اگر ہم neutrally in the shoes of UN اس چیز کو دیکھتے ہیں تو UN کا مقصد ہے پورے دنیا

میں، specifically ان خطوں میں امن قائم کرنا۔ اب ہمارے خطے کی چند problems ہیں۔ چین، انڈیا اور پاکستان کا troika کافی complexed ہے۔ India is a rising economic power. لہٰذا کا US کا انڈیا کو support کرنا کچھ معنی رکھتا ہے اور اس سلسلے میں پاکستان کے خدشات بالکل بجا ہیں لیکن اس کے پیچھے agenda کچھ اور ہے۔ اس قرارداد کی وساطت سے ہم اپنی voice ان تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ ہمارا stance اس پر یہ ہے کہ انڈیا جو کہ پاکستان سے چار جنگیں لڑ چکا ہے، چین کے ساتھ بھی اس کے conflicts رہ چکے ہیں، ان border conflicts کے solution کے بعد اور جو bone of contention ہے پاکستان اور انڈیا کے درمیان، ان کے حل ہونے تک، ان کا ایک roadmap تیار کرکے انہیں solve کیا UN کے platform سے۔ جب تک یہ solve نہیں ہوتے تب تک US کو ایسی support سے بعض رہنا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب سراج میمن صاحب۔

جناب سراج دین میمن: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم جس طرح قرارداد میں لکھا ہوا ہے کہ انڈیا کی support کی جا رہی ہے US کی طرف سے کہ وہ ایک permanent member بن جائے Security Council کا۔ یقیناً اس میں پاکستان کی سلامتی کو بڑا خطرہ ہے۔ ہم پہلے ہی ایک دوسرے کے nuclear rival ہیں اور ہمارے تعلقات گزشتہ چھ دہائیوں سے خراب ہیں اور ہم تین جنگیں لڑ چکے ہیں۔ اصل میں United Nations کی reforms کا مسئلہ ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ جو پانچ مستقل رکن ہیں UN Security Council کے ان میں صرف چین کا تعلق ایشیا سے ہے۔ میں تو personally یہ چاہتا ہوں کہ ایشیا سے کوئی دوسرا ملک بھی اس کا رکن بنے لیکن جس طرح امریکہ نے انڈیا کو support کیا ہے اس سے لگ رہا ہے کہ وہ صرف اپنے personal interest اور اپنے national interest کے لیے انڈیا کو support کر رہا ہے but not for the reforms of the total structure of UN. اگر تو انڈیا کو support کی جائے لیکن بغیر veto power کے تو اس میں پاکستان کا فائدہ ہے۔ اب پاکستان کو کیا کرنا چاہیے؟ ہم نے تو اپنی apprehensions ظاہر کر دی ہیں۔ پاکستان کو یہ کرنا چاہیے کہ پاکستان ویسے تو ابھی دو سال کے لیے UN non-permanent member UN کا بنا ہے، اس کو چاہیے کہ وہ 193 ممالک سے جو کہ UNO کے رکن ہیں ان سے lobbying کرے اور جو ہمارے مندوب ہیں عبداللہ حسین ہارون کو چاہیے کہ وہ اس طرح کی lobbying کریں اور جو عرب ممالک ہیں، افریقہ کے رکن ممالک ہیں اور جو دوسرے مسلم رکن ممالک ہیں، کو ساتھ لے اور جو امریکہ کا decision ہے اس کو ہمارے اکیلے کے oppose کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن اگر دوسرے ممالک سے بھی امریکہ پر pressure آتا ہے تو اس سے امریکہ پر ایک pressure پڑے گا۔ Similarly Germany and Brazil کو بھی پاکستان support کرے کیونکہ وہ بھی امیدوار ہے اور دوسری طرف جاپان بھی آ رہا ہے اس دوڑ میں۔ ایک مکمل reform ہونے جا رہا ہے اور اس پر کافی باتیں ہو رہی ہیں۔ اگر پاکستان ان کا ساتھ دیتا ہے تو اس طرح انڈیا کو membership نہیں ملے گی۔ In short پاکستان کو international lobbying کی بہت ضرورت ہے اس سلسلے میں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد ظفر صدیق صاحب۔

جناب محمد ظفر صدیق: جناب سپیکر! نومبر 2010 میں جب امریکی صدر باراک اوباما نے انڈیا کا دورہ کیا تو انہوں نے Indian Parliament میں کہا کہ ہم انڈیا کو UN Security Council کے permanent member کے بننے میں support کرتا ہے۔ اس پر پاکستان کے اس وقت کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ایسا ملک جو Nuclear Non-Proliferation Treaty کی signatory نہیں ہے اسے UN Security Council کا مستقل رکن نہیں ہونا چاہیے۔ مزید یہ کہ ایسا ملک جس نے UN Security Council کی resolutions کو نہیں مانا اور اس پر implement کروانے کے لیے کوشش نہیں کی اس کو UN Security Council کا رکن نہیں ہونا چاہیے اور انڈیا نے کشمیر سے related جو UN Security Council کی Resolution تھی وہ نہیں مانی۔ جناب سپیکر! UN Security Council کا مقصد دنیا میں peace and stability قائم کرنا ہے جبکہ انڈیا نے ہمیشہ اندرون ملک یا بیرون ملک امن کی بجائے بدامنی پھیلائی۔ Human Rights violation کی بات کریں تو پچھلے 63 سالوں میں ایک لاکھ کے قریب کشمیریوں کو Indian Forces نے شہید کیا۔ آٹھ لاکھ Indian Army کشمیر میں موجود ہے جو کشمیری Freedom Movement suppress کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ انڈیا میں Christian اور سکھ minorities کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ 1992 میں بابری مسجد کو شہید کیا اور سینکڑوں مسلمانوں کو بھی شہید کیا گیا۔ جناب سپیکر! انڈیا دنیا کا واحد ملک ہے جس کے اپنے تمام neighbouring countries کے ساتھ کوئی نہ کوئی مسئلہ چل رہا ہے۔ انڈیا نے پاکستان کے ساتھ چار جنگیں لڑیں۔ 1962 میں چین کے ساتھ ایک جنگ لڑی اور تمام neighbouring countries جن میں پاکستان، چین، بنگلہ دیش اور نیپال کے ساتھ اس کے پانی کے issues چل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مشرقی پاکستان میں اس نے مکتی باہنی کو support کرکے پاکستان کو destable کیا اور دو حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ سری لنکا میں تامل ٹائیگرز اور نیپال میں Nepali Rebels کو بھی support کیا۔ جناب سپیکر! ایسی صورتحال میں اگر انڈیا کو UN Nations کی Security Council کا permanent member بنا دیا جاتا ہے تو خطے میں طاقت کا توازن برقرار نہیں رہ سکے گا اور انڈیا اپنی veto power کو misuse کرکے اپنے neighbouring countries and enemy countries کو نقصان کرتا رہے گا جس سے خطے میں امن قائم رکھنا مشکل ہوگا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب عمیر نجم صاحب۔

جناب عمیر نجم: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں نے جو باتیں کہنی تھیں وہ میرے تمام دوستوں نے یہاں پر کہہ دی ہیں لیکن میں صرف یہی بات کرنا چاہوں گا کہ اگر یہ اختیار انڈیا کو دے دیا جاتا ہے تو اس سے UN میں power imbalance ہو جائے گی اور اس اختیار کا غلط استعمال کیا جائے گا جو کہ اس خطے کے لیے بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد تیمور شاہ صاحب۔

Mr. Muhammad Taimoor Shah: Thank you madam Speaker. Madam Speaker, this Resolution which has been proposed by members of the Blue Part, it is without any doubt a very sound

Resolution. I would like to add a few points that there is an English saying, “that if you give dog an inch then he will take the whole yard.” The thing is,

اگر ہم انڈیا کو آج UN Security Council میں permanent membership دیتے ہیں تو اس کے بعد پاکستان پر اس کے کیا effects ہوں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر انڈیا UN Security Council permanent membership کی لے لیتا ہے تو اس کے بعد وہ پاکستان کے خلاف قراردادیں جو دوسرے ممالک بھی جمع کرائیں گے ان کی بھی support کرے گا اور ان چیزوں کو veto کر دے گا جو پاکستان کے interest میں ہوں گی and above that انڈیا کو support کرنے کے پیچھے کن کا ہاتھ ہے۔ Definitely, اسرائیل والی بات جو ہوئی وہ تو ہے ہی لیکن Russia is also one of the stakeholders and India کی Russia importance کے پاس بہت زیادہ ہے جس طرح اسرائیل کی امریکہ کے ساتھ ہے۔ Russia کی انڈیا کے ساتھ ایک ایسی collaboration ہے جس کی وجہ سے وہ on the back foot support ضرور کرتے ہیں۔ اسی کی ساتھ ہمیں ایک یہ چیز بھی دیکھنی ہوگی کہ اگر کوئی کہتا ہے کہ پاکستان کو UN Security Council کی permanent membership دی جائے تو کیا ہم اس کے خلاف ہوں گے۔ نہیں ہم اس بات کے خلاف نہیں ہوں گے۔ انڈیا کو لوگ کیوں permanent membership دینے کی بات کرتے ہیں، obviously, اس کا کوئی criterion ہے، اس کے کچھ sound SOPs ہیں۔ انڈیا کی اگر ہم economy کو دیکھیں، ان کی strength کو دیکھیں، ان کی democracy کو دیکھیں، ہم ان کو تو کہتے ہیں کہ جی ان کو یہ چیز نہ دیں لیکن ہم اپنے آپ کو کیوں بہتر بنانے کی کوشش نہیں کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی economy کو اچھا بنانے کی کوشش کریں تاکہ ہم بھی ان standards سے match کریں تاکہ لوگ ہماری بھی بات کریں کہ ان کو بھی آپ permanent membership دیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ انم محسن صاحبہ۔

Miss Anum Mohsin: Thank you Madam Speaker. This Resolution is indeed a very good resolution and as our respectable members said that it is a sound resolution but unfortunately, the members passing this resolution are just rooming one side. I would like to highlight that

ہم صرف ایک پہلو کو دیکھتے ہوئے، we can condemn this and we can say that اس کے بہت زیادہ مسائل ہو سکتے ہیں جنوبی ایشیا لیکن ان مسائل کا حل ہم کیسے نکال سکتے ہیں۔ کیسی نے یہ point نہیں اٹھایا۔ صرف ایک Blue Party کے رکن نے کہا کہ اگر ہم عرب ممالک کے ساتھ اور افریقی ممالک کے ساتھ United Nations میں lobbying کریں تو شاید ہمیں upper hand مل جائے۔ But honestly, I don’t think it is possible because ایک structure ہے UN کا اس کے اندر جو reforms آ سکتے ہیں وہ کوئی بھی ملک suggest کر سکتا کہ آپ یہ reforms لائیں۔ That is very idealistic indeed اور جو ہیں وہ اس پر base کرتے ہیں کہ 5 elements of the state shall altogether fine with them. اگر سارے 5 elements in proper ہوں گے تب ہی آپ کو UN Security Council کی permanent membership مل سکتی ہے۔ اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ کو ویسے ہی مل جائے۔ جیسے کہ ایک رکن نے یہ بھی کہا ہے کہ انڈیا NPT کا بھی signatory نہیں ہے۔ But the again Pakistan کا stand ابھی بھی کیا ہے؟ How can we just not condemn this but do something کہ اس پر

اگر وہ اس پر implementation نہ ہو جیسے US چاہتا ہے- So, the person who has moved this Resolution کچھ highlight کرنا چاہیں تو that would be better, looking on both sides rather than just pointing out to one. Thank you.

Miss Shaheera Jalil Albasit: Madam on a point of clarification.

Madam Deputy Speaker: Yes please.

محترمہ شہیرہ جلیل الباسط: میڈم انہوں نے جو بات کہی ہے، اس Resolution کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایک ملک statement دے رہا ہے تو obviously ہم اس statement کو condemn کر سکتے ہیں اور اس ملک کے ساتھ ہمارے جو strategic interests ہیں ان کی basis پر ہی ہم اس ملک کو pursue کر سکتے ہیں کہ لہٰذا آپ نہ کریں اس طرح اور اس طرح کی statement نہ دیں۔ جی these are the pros and cons.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ مہرین سیدہ صاحبہ۔

محترمہ مہرین سیدہ: شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گی کہ جو تیمور نے بات کی، میں اس کو second کرتی ہوں کہ واقعی زیادہ اہم چیز یہ ہے کہ یہ Resolution بہت اچھی ہے۔ ٹھیک ہے ہم چیز کو مانتے ہیں کہ انڈیا کو مزید powerful نہیں ہونا چاہیے لیکن آپ ایک طرف یہ دیکھیں کہ جو بھی بات امریکہ کی ہوتی ہے، آپ اس کو مانتے ہیں، اس کو follow بھی کرنا ہے، امریکہ کو supreme power بھی مانتے ہیں۔ میں آپ کو یہاں پر quote کرنا چاہوں گی کہ قمرالزمان قائرہ صاحب کے الفاظ ہیں کہ جب ڈرون حملے ہوئے تھے تو انہوں نے ایک ٹی وی چینل پر بیٹھ کر یہ بات کی تھی کہ امریکہ ایک super power ہے، ہم اس چیز کو کیسے روک سکتے ہیں۔ یہ کہنا آسان ہے لیکن practically آسان کام نہیں ہے۔ ایک طرف تو آپ ان کو support کرتے ہیں اور دوسری طرف آپ کہتے ہیں، ان کی بات مجھے بہت اچھی لگی کہ آپ اپنا stand لیں ناں۔ آپ ان سے یا تو مانگتے ہیں یا دوسری بات یہ ہوتی ہے کہ جب کوئی چیز دوسری طرف کو ملتی ہے تو آپ چلاتے ہیں کہ اس کو ختم کیجیئے۔ ایسا possible نہیں ہے۔ پہلے اپنا stand strong بنائیں کہ آپ کو بھی تو کوئی سنے۔ آپ کی بات تب ہی مانی جائیں گی جب ُآپ کا کوئی stand ہوگا۔ آپ چین کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ اس کے پاس veto power موجود ہے۔ لہٰذا اپنے آپ کو پہلے مضبوط کریں اور اس کے بعد احتجاج کرتے ہوئے بھی بندہ اچھا لگتا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد عمر ریاض صاحب۔

Mr. Muhammad Umar Riaz: Thank you madam Speaker. Madam, as it is already clear that granting permanent status to India would have serious and grave ramifications for the South Asian Region but it should be kept in mind because when we regard India as an emerging economic giant in South Asia, it must be considered that still the 37% of the population of India is living below the international poverty line and international poverty line is earning about 1.25 US dollars per day. Now, when we talk about that Pakistan is failing on the diplomatic front. Yes, we are. We are failing on diplomatic front. We have failed to do that blocking with the African Union or OIC. We have done nothing as far as our level is concerned because when we claim that if India is being granted a status, there are two possibilities; either they should

not be granted the status or on the similar basis Pakistan should also be granted the status. Some of the philosophers claim that OK, fine, we are having an Asian representative as a permanent member in UN Security Council, we are having a European Representative as a permanent member then why are we not having an Islamic Representative as a permanent member. So, this is something which can be done. Now, when we talk about that in the United Nations Security Council, we indeed are the non-permanent member of the United Nations Security Council and we will have the support of only one permanent member which is China because Russia, France, UK and USA all will be backing the Indian's question, the India bid for the permanent membership of the United Nations Security Council.

Furthermore, I would like to state that if we say that they are eligible, they indeed are not eligible. A country which is responsible for the gross violation of the human rights in the Indian occupied territory of Jammu and Kashmir cannot be granted a permanent membership in the United Nations Security Council.

Furthermore, keeping in view the economic thing, keeping in view the anti China sentiment which is exists in India makes it a pro American. So, anti China sentiments within India is helping United States draw closer to India and it is willing that India may become a counter attack, India may become a counter territory which can counter China against the American interests. This is also one of the reasons because if anyone is supporting India to be the permanent member, it is in their particular interest and Pakistan is failing on the diplomatic front because it is failed to improve any kind of diplomatic pressure or any of the countries. Thank you very much.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد عامر کھچی صاحب۔

جناب محمد عامر خان کھچی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں یہاں پر یہ بات کرنا چاہوں گا کہ امریکہ جو support ہے انڈیا کی UN Security Council میں permanent membership کے لیے، یہ ایک منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہ carrot and stick basis پر جو ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔ میڈم بات یہ ہے کہ اگر UN Charter کے under multilateral cooperation کی بات کی جا رہی ہے تو اگر ایسا scene ہوتا ہے تو اس کا سب سے بڑا جو negative impact ہوتا ہے وہ پاکستان اور انڈیا کے relations پر جتنے بھی disputes ہیں جن میں کشمیر issue ہے، water dispute ہے اور ان کے علاوہ جتنے بھی disputes ہیں، اگر ہم آج کسی bargaining position میں ہیں اور جو دوسرے مختلف initiatives ہیں جیسے امن کی آشا ہے یا جو ہم CBMs چلا رہے ہیں تو ہم اس front پر بہت زیادہ weak ہو جائیں گے۔ اس کا second negative impact یہ ہوگا کہ جو SAARC ہے جس کا ہم اگر دنیا سے comparison کرتے ہیں ASEAN کے ساتھ یا SCO کے ساتھ تو ہمیں وہ بڑا weak نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر انڈیا کا بہت influence ہے اور انڈیا کا تمام states کے ساتھ وہاں پر conflict چل رہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو SAARC بھی unstable ہو جائے گا اور اس کے علاوہ جو balance of power بھی سارا انڈیا کی طرف shift ہو جائے گا۔ اسی لیے ہم as a Pakistani سوچیں کہ ہمیں positive ہونا چاہیے۔ اگر ویتنامی یا ایرانی امریکہ کو tough time دے سکتے ہیں تو ہم تو ایک nuclear power ہیں، ہم امریکہ کو tough time کیوں نہیں دے سکتے۔ اس کے علاوہ میں یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ ہمیں بنگلہ دیش کی مثال نہیں بھولنی چاہیے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا۔ Recently بلوچستان میں جو ان کی interference ہے وہ

ہم سب کے سامنے ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو بھی پارٹی ہو، چاہے وہ Green Party ہو یا Blue Party ہو ہم سارے اس Resolution کو support کرتے ہیں اور ہمیں اپنے diplomatic channels کے ذریعے اس اقدام کو condemn کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب اوسامہ محمود۔

جناب اوسمہ محمود: شکریہ میڈم سپیکر۔ محترمہ UN Security Council کی permanent membership کے لیے کیا ضروری requirements ہیں، میں اس طرف تھوڑی سی ہاؤس کی توجہ دلانا چاہوں گا۔ UN Security Council کی permanent membership کے لیے سب سے پہلی ضرورت تو یہ ہے کہ آپ کو UN کی قراردادوں کی respect کرنی ہوتی ہے، ان پر implement کرنا ہوتا ہے اور جہاں تک انڈیا کا کردار ہے تو آج تک کشمیر کا issue solve نہیں ہوا۔ UN نے جو solutions دی ہیں ان میں سے کسی ایک پر بھی انڈیا نے عمل نہیں کیا۔ ہمارے پانی کا مسئلہ same condition میں ہے اور انڈیا کی وہی روایتی ہٹ دھرمی قائم ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار ایسے مسائل ہیں جس میں انڈیا کا کردار United Nations کے علاوہ ایشیا میں بھی بہت سے سوالات رکھتا ہے۔ لہٰذا United Nations Security Council میں اس کی permanent membership سے پہلے Asian ممالک کو اعتماد میں لینے کی ضرورت ہے۔ کسی بھی ایسے ملک کو permanent membership نہیں دی جاتی جن کے ہمسایہ ممالک سے اچھے تعلقات نہ ہوں، جیسا کہ میرے ساتھی نے بھی بتایا۔ مان لیا کہ انڈیا ایک emerging economic power ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی تو دیکھیں کہ دنیا میں کیا cold war چل رہی ہے۔ امریکن چین کو counter کرنے کے لیے، اس خطے میں power share کرنے کے لیے انڈیا کو اتنا مضبوط بنا دینا چاہتے ہیں کہ نہ تو پاکستان سر اٹھا سکے اور نہ ہی اس خطے میں China strong ہو سکے۔ دوسری طرف روسی بھی انڈیا کو support کر رہے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ انڈیا کو کیوں permanent membership دی جا رہی ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ انڈیا کا کردار کیا ہے۔ انڈیا نہ تو United Nations کی کسی قرارداد کی respect کرتا ہے اور نہ ہی اس پر implement کرتا ہے۔ صرف پاکستان کو ہی انڈیا پر اعتراض نہیں بلکہ بہت سے ایشیائی ممالک کو اس پر اعتراض ہے جن پر انڈیا directly or indirectly linked ہے۔ ہمارے ملک میں جو terrorism ہے اس کو promote کرنے میں بھی انڈیا کا ایک اہم کردار ہے۔ انڈیا پر تو sanctions لگانی چاہئیں اور انڈیا کو چاہیے کہ وہ اپنی policies کو review کرے نہ کہ اس کو نوازا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پوری دنیا میں نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ خاص طور پر پاکستان کو مزید trial میں لانا چاہتے ہیں انڈیا جیسے ممالک کو مزید strong کرکے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب حفیظ اللہ وزیر صاحب۔

جناب حفیظ اللہ وزیر: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو new Cabinet Members and new Opposition Leader کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ ایک نئی رکن جو ہماری پارلیمنٹ میں آئی ہیں ان کو بھی میں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

محترمہ سپیکر صاحبہ! میرے ذہن میں ایک بات ہے جو سمجھ میں نہیں آ رہی ہے کہ ایک criminal جب crime کرتا ہے، وہ نہ صرف چیف جسٹس کو یا جج کو اس بات پر convince کرتا ہے کہ وہ میرے خلاف action نہ لیں بلکہ جج ساتھ ساتھ یہ بات بھی مان لیتا ہے کہ میں ہمیشہ آپ کی مدد بھی کروں گا۔ ارکان کہتے ہیں کہ انڈیا United Nations Security Council کے قوانین کی violation کرتا ہے اور جس کو ہم super power مانتے ہیں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہم انڈیا کو UN Security Council کی permanent membership دلانے میں ان کی مدد بھی کریں اور ان کا حوصلہ بھی بڑھائیں گے۔ آخر ہم کیوں یہ حاصل نہیں کر سکتے؟ ایسی کیا بات ہے کہ انڈیا ایک super power کو اس بات پر convince کرتا ہے کہ اسے یہ membership لے، اس کے پیچھے کیا حقیقت ہے؟ اس کو کیوں membership مل رہی ہے۔ یہاں پر ہر کوئی اس بات کو condemn کرتا ہے اور ہر کوئی اس Resolution کی تائید کرتا ہے لیکن کسی نے اس بات کی طرف اشارہ نہیں کیا کہ اس میں حقیقت کیا ہے۔ امریکہ کیوں انڈیا کو support کرتا ہے اور ساتھ ساتھ یہ امریکہ جس کی بات کو ہم reject کرتے ہیں کہ آپ انڈیا کو support نہ کریں۔ امریکہ کو تو ہم super power مانتے ہیں، ان کی تو ہم اور بھی بہت ساری باتیں مانتے ہیں، for example, drone attacks, اور ساتھ ساتھ یہ NATO supply ہے، وہ جو بھی کہتا ہے ہم اس کو مان لیتے ہیں یہاں تک کہ یہاں پر جو former Foreign Secretary Riaz Khokhar صاحب آئے تھے، انہوں نے بھی اپنی تقریر میں یہ بات کہی تھی کہ وہ ایک super power ہے، ان کو ہم اتنی آسانی سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ بس اب ہم نے NATO supply بند کر دی ہے لہٰذا آپ بھی بند کر دیں۔ ان کو یہ ماننا پڑے گا۔ جب ہم super power کو اتنا مانتے ہیں تو ان کی اس بات کو بھی مان لیں گے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Yes, Mr. Tabraiz Sadiq Mari, Leader of the Opposition.

جناب طبریز صادق مری: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس resolution کو اگر دیکھا جائے تو اس کے دو یا تین پہلو نکلتے ہیں۔ سب سے پہلے international perspective یا US کا کیا reason ہے انڈیا کو support کرنے کا۔ India has a population of more than a billion and one of the world's fastest growing economies, کیونکہ انڈیا اس خطے میں افغانستان کے through چین کی وجہ سے اس کے اپنے regional influence national interests ہیں اور امریکہ کے پاس یہ ایک reason بنتا ہے۔ پاکستان کے perspective سے اگر اس چیز کو دیکھا جائے تو پاکستان، انڈیا rivalry history ہے، اگر ہم ان سب چیزوں کو دیکھیں تو ہم نہیں چاہیں گے کہ انڈیا کے پاس یہ permanent membership ہو in the UN Security Council but at the same time ایک چیز یہاں پر دیکھ کر تشویش بھی ہوتی ہے کہ ہم لوگ ہر چیز کو condemn کر دیتے ہیں، ہر چیز پر apprehensions show کر دیتے ہیں لیکن what is the way forward? میں اس resolution کو بہت زیادہ support کرتا اگر آگے یہ بھی لکھا ہوتا کہ Pakistan will use its diplomatic ties and lobby for opposing the Indian bid for UN Security Council.

ہم lobbying کی بات کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ آپ Arab nations کے ساتھ collaborate کریں، آپ ان لوگوں کے ساتھ بات کریں اور انڈیا کی bid کو oppose کریں لیکن Arab nations کو one page پر کون لائے گا۔ Arab nations ایک دوسرے سے لڑی ہوئی ہیں، ان کی خود آپس میں نہیں بنتی، پاکستان اگر ان کے

سامنے ایک leader کی حیثیت سے آتا ہے تو وہ اس کو بھی accept نہیں کرتے۔ So, the way forward should be. Pakistan will obviously oppose this bid لیکن oppose صرف oppose کرنے سے نہیں ہوگا، Pakistan will have to work for it, Pakistan will have to do lobbying and I am proposing this amendment that after this resolution جہاں پر یہ Resolution end ہو رہی ہے اس کے بعد اگر لکھا ہو کہ "Pakistan will use its diplomatic ties and lobby in the international community for opposing Indian bid for the permanent membership in the UN Security Council. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Please write that amendment lines and give it to the Secretariat. Now, the honourable Prime Minister, Mr. Muhammad Hashim Azeem sahib.

جناب محمد ہاشم عظیم (وزیر اعظم یوتھ پارلیمنٹ): شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم! یہ جو resolution آئی ہے، اس پر ہم ایک grave concern show کر رہے ہیں کہ انڈیا کو permanent member بنایا جا رہا ہے UN Security Council کا۔ ہم بحیثیت پاکستانی اپنے diplomatic ties کی بات کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں کچھ logical grounds بھی بتانا چاہوں گا جس کی وجہ سے یہ apprehension or concern show کیا جا رہا ہے۔ ایک ملک کو UN Security Council کا permanent member بنایا جا رہا ہے لیکن اس ملک میں جو ان کے اپنے حالات ہیں instability کے، chaos کے اور insurgency کے، میں تھوڑا سا ان کا ذکر کرنا چاہوں گا۔

آپ دیکھتے ہیں کہ پنجاب میں لکبیر سنگھ کینیڈا سے operate کرتا ہے۔ Busses and stations کو آگ لگائی جاتی ہے۔ سکھ اقلیت کے خلاف مظالم ہوتے ہیں اور پھر بعد میں ان کا reaction آتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ گجرات میں مسلم کش فسادات ہوتے ہیں۔ درندر مودی، چیف منسٹر وہاں بیٹھا ہوتا، پولیس کو orders ہوتے ہیں کہ do not respond. The case is still pending in Indian Supreme Court. Yet, there are some apprehensions and there are some speculations but the judgement is still pending.

آسام میں، تری پورہ میں، میگھالیا میں کہیں پندرہ اگست کے موقع پر جھنڈے جلائے جاتے ہیں، کہیں جھنڈا نہ لگانے پر بہت زیادہ سختی کی جاتی ہے، کہیں chaos ہوتا ہے، کہیں انارکی ہوتی ہے، کہیں آزادی نہ منانے پر بہت زیادہ تشدد کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ایک ایسی state جس کے اندر security کے اپنے یہ حالات ہیں، اپنے اندر اتنا chaos ہے، اپنے اندر اتنی انارکی ہے، ہر minority کے ساتھ مظالم ہو رہے ہیں اور آگے سے reaction بھی ہو رہا ہے، ایک عجیب سی فضا قائم ہے۔ کیا وہ ملک UN Security Council کا permanent member بننے کا لائق ہے۔ We have to think at least this. I want to share a report by Shahid Siddiqui; "68 major terrorist groups are working in India." He writes in Foreign Policy Journal. تو جب اتنی accurate ہمارے پاس چیزیں ہیں اور اس کے بعد یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ 80 movements of Liberations India میں چل رہی ہیں within 140 districts of India. بات اصل میں یہ ہے، ہم اس کو condemn اس لیے کر رہے ہیں۔ ہماری اپنی diplomatic ties اپنی جگہ لیکن ایک state میں بلکہ state by state 140 districts کا analysis کرکے، اتنی

liberation movements دیکھ کر، ان کے آزادی کے دن 15 اگست کو ادھر حالات ہوتے ہیں اور یہ ساری چیزیں دیکھ کر پھر فیصلہ کرنا چاہیے۔

انڈیا واحد ایک ایسا ملک ہوگا دنیا میں جس کے اپنے neighbouring countries کے ساتھ اتنے برے تعلقات ہیں۔ پاکستان انڈیا کے تعلقات، they are evident from history. اس کے بعد آپ چین کے ساتھ انڈیا کے تعلقات دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے بنگلہ دیش کے ساتھ تعلقات دیکھ لیں۔

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: Next time you come here, please don't talk like that. You are disturbing the Prime Minister.

جناب محمد ہاشم عظیم: بنگلہ دیش کے ساتھ جو اس کے water issues چل رہے ہیں۔ سری لنکا کے تامل ٹائیگرز کی تامل ناڈو میں training ہو رہی ہیں۔ یہ سارے ایسے issues ہیں جس میں ان کی involvement ہیں۔ اگر ایسے ملک کو United Nations Security Council کا permanent member بنانے کی امریکہ حمایت کر رہا ہے تو اس سے تو South Asian Region میں جس میں ساری neighbouring countries ہیں، ان سب میں انارکی پھیلنے کا خطرہ ہے۔ So, that is why on logical grounds, we are against that decision and like we are showing our concerns and apprehension about that. Thank you.

Miss Anum Zia: Madam on a point of order.

Madam Deputy Speaker: O.K.

Miss Anum Zia: As the Prime Minister has felt, we should amend this resolution a bit. You cannot show apprehensions and disappointments, you should show concerns. So, I want that amendment. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Before I put this resolution to the House for voting, ہمارے Opposition Leader صاحب نے ایک amendment propose کی ہے تو کیا mover of the Resolution are you satisfied with that, should we include that?

Miss Shaheera Jalil Albasit: Yes, madam.

ایک اور بات ہے کہ انم صاحبہ نے بھی اس میں ایک amendment propose کی ہے، are you entertaining that or not? She said the words "apprehension and strong disappointment" should be replaced with "concern", if I am not mistaken. But in my opinion it should not be replaced because the meaning of the word "apprehension" is concern.

Miss Anum Zia: The meaning of apprehension is fear. Apprehension means fear. It does not mean concern. I am 100% sure.

Madam Deputy Speaker: O.K. the amendment proposed by Anum Zia, the mover of this resolution, are you satisfied with that? Should we include this.

Miss Shaheera Jalil Albasit: Yes, madam.

Madam Deputy Speaker: O.K. Now I put this agenda item No.2 to the House as amendment proposed by the honourable Opposition Leader and Miss Anum Zia.

(The Motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: Consequently, the Resolution is adopted.

Now, I would ask Mr. Jamal Naseer Jami and Mr. Muhammad Hammad Malik to move the Resolution. I would ask Mr. Jamal Naseer Jami sahib to kindly read out the Resolution.

Mr. Jamal Naseer Jami: Bismillah-ir-Rehman-ir-Raheem. This House House is of the opinion that interference of India and Afghanistan in the internal matters of Pakistan, especially the province of Baluchistan is alarming and Pakistan must raise this issue on International forums to seize the attention of international community on this matter of importance.

شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! یہ مسئلہ اس وقت سب سے زیادہ توجہ طلب ہے کہ پاکستان ایک تو داخلی انتشار کا جہاں شکار ہے اس کے علاوہ وہ خارجی طور پر بھی ہم پر اس طرح کے حملے کیے جا رہے ہیں جس سے ہماری داخلہ خود مختاری کو challenge کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے Indian and Afghanistan interference پاکستان میں بہت ہے۔ پہلے تو ہمیں صرف چند معاملات میں داخلی challenges کا سامنا تھا لیکن اب ہمارے تقریباً تمام borders غیر محفوظ ہو گئے ہیں پچھلے دس سالوں میں۔ خاص طور پر اگر ہم دیکھیں کہ پچھلے کچھ عرصے میں Indian Consulates قائم کیے گئے ہیں افغانستان اور پاکستان کی سرحد پر۔ اب ان کی تعداد تقریباً سات سے زیادہ ہو چکی ہے، ایک محتاط اندازے کے مطابق۔ اللہ معلوم کہ وہ consulates ہیں یا cantts کا کام کر رہے ہیں کیونکہ وزیر داخلہ رحمٰن ملک صاحب یہ بیان دے چکے ہیں کہ war on terror میں کچھ ایسے طالبان گرفتار کیے گئے ہیں جو ہندو طالبان تھے۔ اس کے علاوہ جو انڈیا کا influence ہے افغانستان میں جس کے تحت پاکستان کو مختلف طریقوں نقصان پہنچایا جا رہا ہے جیسا کہ کابل دریا پر ڈیمز بنائے جا رہے ہیں جس سے ہمارا دریا سندھ کا پانی متاثر ہوگا۔ ایک تو پہلے ہی ہم Indus Water Treaty سے لے کر اب تک ہم جو دریا کھو چکے ہیں اور اس کے بعد اگر کوئی ایک دریا بچتا ہے یعنی دریا سندھ تو اس کو بھی اس طرح سے ایک heavy investment کرکے پاکستان کو قحط سالی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

دوسری بات cross border terrorism ہے یعنی پاکستان میں جو افغانستان سے دراندازی ہو رہی ہے۔ یعنی یہاں پر تو تحریک طالبان آج سے دس سال پہلے موجود نہیں تھی لیکن آج تحریک طالبان پاکستان بھی اپنی جگہ stand کرتی ہے اور یہ وہیں سے originated ہے اور وہیں سے ان کے تعلقات ہیں اور وہیں پر ان کے training camps ہیں۔ اس کے علاوہ افغان مہاجرین اور دیگر اس قسم کے مسائل ہیں۔ اس کے علاوہ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان میں جو Indian interference ہے۔ پچھلے دس سال میں پاکستان میں سب سے زیادہ متاثرہ جو علاقے ہیں، میں تو ان میں کراچی کو بھی سمجھتا ہوں لیکن اس سے ہٹ کر میں ایک بات کرنا چاہوں گا war on terror سے جو علاقے متاثر ہوئے ہیں، جہاں پر ڈرون حملے ہو رہے ہیں، جہاں پر reactions ہو رہے ہیں یا جہاں پر ہماری ایجنسیاں بالکل disable ہو گئی ہیں وہ ہمارے قبائلی علاقے ہیں یا ہمارا صوبہ

خیبرپختونخوا ہے لیکن وہاں کی اپنی ایک روایت ہے، وہاں سے علیحدگی کوئی آواز نہیں اٹھی بلکہ وہاں پر لوگوں کی طرف سے یہی رائے آئی ہے کہ ہمیں ایک صوبائی status دیا جائے لیکن بلوچستان میں مسئلہ یہ ہے کہ یہاں بتایا جاتا ہے کہ وہاں پر 14 اگست کو پاکستان کا جھنڈا نہیں لگا سکتے، پاکستان کا قومی ترانہ نہیں پڑھ سکتے اور ان سب باتوں کے پیچھے کچھ غیر ملکی ہاتھ ہیں۔ یہاں پر ثبوت کی بات کی جاتی ہے تو ہم پاکستان کے وزیر داخلہ تو نہیں ہیں بلکہ میں تو اس ہاؤس کا بھی نہیں ہوں۔ ہمارے وزیر داخلہ ہمیشہ ایک ہی بیان دیتے ہیں کہ بلوچستان میں Indian interference بہت زیادہ ہے اور اس سے بڑھ کر مصر میں جو شرم الشیخ میں سربراہی کانفرنس ہوئی تھی، اس میں وزیراعظم یوسف رضا گیلانی صاحب نے وہ تمام ثبوت hard copy کی صورت میں من موہن سنگھ صاحب کو دیے تھے جس کی وجہ سے انڈیا میں ان کے خلاف بڑا احتجاج بھی ہوا تھا۔ لہٰذا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ بات تو طے ہو چکی ہے کہ اگر ہم strike کر سکتے ہیں تو وہ ہم اپنے ملک کے اندر ہی کر سکتے ہیں، ہم tribal areas کے لوگوں کو مار سکتے ہیں، ہم ڈرون حملوں کی حمایت کر سکتے ہیں، ہم بلوچستان میں operation کر سکتے ہیں، ہم اگر نہیں کر سکتے تو ہم کراچی میں operation نہیں کر سکتے، ہم سپریم کورٹ کی verdict پر عمل نہیں کر سکتے، یعنی کہ تمام صورتحال واضح ہے پاکستان کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے۔ جس طرح کہا جاتا ہے کہ ہم مشرقی پاکستان کو بھی diplomatic grounds پر گنوایا تھا اور اس کے بعد پلٹن گراؤنڈ میں ہماری فوج کو ہتھیار ڈالنے پڑ گئے تھے۔ ہمیں diplomatic grounds میں اس قسم کی کارروائی پہلے ہی کر لینی چاہیے international community or forums پر کہ کل کو اگر ہم اس مقدمے کو لے کر جاتے ہیں تو ہم کہیں گے کہ جی ہم تو دس سال سے یہ بات بتا ہی رہے تھے کہ ہمارے ساتھ یہ یہ مسائل ہیں اور ہماری داخلہ خودمختاری کو اس طرح سے challenge کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا ہمیں کم از کم diplomatic grounds پر کسی صورت میں بھی شکست تسلیم نہیں کرنی چاہیے اور اپنا کام کرتے رہنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد حماد ملک صاحب۔

جناب محمد حماد ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے اگر یاد کی جائے تو پاکستان میں کچھ بھی ہوتا تھا، کوئی خاندانی دشمنی میں بھی قتل ہوتا تھا تو اس کا نام RAW پر ڈالا جاتا تھا۔ کچھ معاملات میں سچائی بھی تھی۔ RAW جو کہ basically بنائی ہی پاکستان کے لیے گئی تھی، اس کی involvement بہت زیادہ تھی لیکن جنرل مشرف کے آنے کے بعد اور امریکہ کے افغانستان میں حملے کے بعد ہم لوگ RAW کو بھول گئے۔ ہم یہ سمجھنے لگے کہ پاکستان میں کچھ بھی ہوتا ہے تو وہ طالبان کراتے ہیں یا پاکستان کے اندر سے ہی لوگ ہوتے ہیں جو یہ کراتے ہیں تو کیا RAW نے اپنے operations بند کر دیے تھے۔ اس چیز پر کوئی بھی توجہ نہیں دیتا۔ میڈم سپیکر! میں ایک بات پر میں زور دینا چاہوں گا کہ بیشک محرومیاں ہم نے چھوڑی تھیں لیکن ان محرومیوں کو utilize کس نے کیا؟ اس سے فائدہ اٹھایا اور اس چیز کو انڈیا نے support کیا، اس کے ثبوت بھی موجود ہیں۔ کئی video tapes جن کے ذریعے ان کے بندے پکڑے گئے دھماکے کرتے ہوئے، even in Peshawar bank کے سامنے blast ہوا، بندہ پکڑا گیا، اس میں بھی Indian ملوث تھے لیکن آج کل ہم اتنے زیادہ امریکہ کے under pressure ہیں کہ ہم اس چیز کو باہر show نہیں کرتے۔

جنگیں جب بھی لڑی جاتی ہیں وہ کمک کے بغیر زیادہ عرصے تک جاری نہیں رہتی۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ افغانستان میں جاری یہ خانہ جنگی بڑے عرصے سے چل رہی ہے۔ ایک طرف آپ یہ سوچیں کہ ان کو کمک کہاں سے آ رہی ہے، ان کے پاس funding کہاں سے آ رہی ہے تو آپ دیکھیں کہ اس میں لازمی طور پر انڈیا کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ہم اس چیز کو بہت زیادہ condemn کرتے ہیں اور ایک چیز جس پر میں زور دینا چاہتا ہوں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی ہر چیز کا الزام ایک ہی پارٹی پر نہ ڈالیں۔ کچھ ایسی صورتحال رکھی جائے کہ لوگوں کے سامنے ایک واضح picture آئے اور ان لوگوں کے بارے میں بھی پتا چلے جو کہ زیادہ شر پھیلا رہے ہیں۔ Indians نے یہ حساب رکھا ہوا ہے کہ کچھ بھی ہوتا ہے تو ان کا پہلا target پاکستان ہوتا ہے۔ without any investigation. ممبئی حملہ ہوا،ابھی بندہ گرفتار بھی نہیں ہوا اور پاکستان پر الزام ڈال دیا گیا تھا۔ ابھی حال ہی کی خبر ہے آسام کی، جو لوگ migrate کرکے چلے گئے تھے وہ جب واپس آسام آئے، جو ایک ا فوا اڑائی گئی آسام میں کہ لوگوں کا قتل عام کیا جائے گا، اس میں بھی Indian Minister نے بغیر کچھ سوچے سمجھے پاکستان پر الزام ڈال دیا، even پاکستان کے social media پر انہوں نے الزام ڈال دیا کہ ان کی وجہ سے یہ انارکی پھیلی ہے۔ اس کے بعد بیشک Indian channels نے خود اس چیز کو condemn کیا کہ نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اس میں Indian extremists involve تھے۔

جناب والا! بلوچستان کی صورتحال اس وقت بہت گھمبیر ہے۔ ہم سانحہ بنگال جیسا ایک اور واقعہ برداشت قطعاً نہیں کر سکتے، اس لیے ہم نے یہ resolution یہاں پر put کی ہے کہ جو بلوچستان میں لوگوں کو گمراہ کرنے والے عناصر ہیں ان پر نظر رکھی جائے اور انڈیا کی interference کے بارے میں international community کو آگاہ کیا جائے تاکہ دوبارہ سانحہ بنگال جیسا واقعہ پیش نہ آئے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: وزیراعظم صاحب! جب آپ مشورہ کرتے ہیں تو ذرا دھیمی آواز میں کیا کریں because it disturbs. شکریہ۔ جناب وقاص احمد صاحب۔

جناب وقاص احمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ Green Party کی طرف سے بہت اچھی resolution آئی ہے لیکن اس میں اگر کچھ amendment کر دیتے میرے بھائی تو مجھے خوشی ہوگی۔ اس میں صرف انڈیا کا نام لیا گیا ہے جو ایک بڑی زیادتی ہے۔ اس میں اگر دوسرے ممالک کے نام بھی شامل کیے جاتے تو اچھا ہوتا جیسے اسرائیل، روس اور دیگر ممالک کیونکہ ہم جانتے ہیں ثبوت بھی موجود ہیں اور یہ چیز بڑی واضح ہے کہ ان سب ممالک کے وہاں پر interests ہیں اور افغانستان کو بھی ہم رد نہیں کر سکتے اور اس کو شامل کر سکتے ہیں۔ اگر ہمیں ڈر لگتا ہے تو پھر بھی ہم یہ تو لکھ سکتے ہیں کہ "other countries also should be included in this resolution."

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے وزیر داخلہ رحمٰن ملک صاحب سپریم کورٹ میں کہتے ہیں کہ in camera briefing میں ہم تمام ثبوت آپ کو دکھانے کے لیے تیار ہیں لیکن ہم public میں یہ چیزیں پیش کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ دوسرے ممالک کی interference ہے۔ جب آپ کے پاس ثبوت بھی موجود ہیں اور دوسری چیزیں بھی موجود ہیں تو آپ کو کون سی چیز روکتی ہے جو آپ United Nations میں اس چیز کو پیش نہیں کرتے۔ آپ کو کون سی چیز روک رہی ہے جو آپ United Nations میں اس چیز پر بات ہی نہیں کرتے کہ

یہ ممالک ہیں جو یہاں پر مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ جب آپ کے پاس ثبوت ہیں اور ہر چیز ہے تو ہماری ایجنسیوں میں کیا اتنی بھی سکت نہیں ہے کہ وہ ان چیزوں میں intervene کریں اور ان کو روکیں۔ ہماری ایجنسیوں نے کیا کام کیا ہے کہ ان چیزوں کو کیسے روکا جائے؟ اس پر کیا work plan انہوں نے تیار کیا ہے۔ اس پر پارلیمنٹ میں بھی اور دوسری جگہوں پر کیوں بات نہیں کی جاتی۔ یہ تو کہتے ہیں کہ Interference ہے لیکن یہ کیوں نہیں کہتے کہ اس کو handle کیسے کیا جائے۔ میرے خیال میں اگر ان باتوں کو بھی resolution میں شامل کر دیں تو یہ مزید بہتر ہو سکتی ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب کاشف یوسف بدر صاحب۔

جناب کاشف یوسف بدر: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اپنے معزز رکن بات آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا کہ یہ جو انڈیا اور افغانستان کا نام لیا گیا ہے، میں ایک amendment propose کرتا ہوں کہ "foreign forces" لکھا جائے تو اس میں تمام چیزیں آ جائیں گی کیونکہ بلوچستان میں تقریباً 20 ممالک کے interests ہیں۔ اس لیے اگر اس میں "foreign forces" لکھا جائے تو اس میں تمام ممالک شامل ہو جائیں گے۔ دوسری بات میں یہ کرنا چاہوں گا کہ بار بار ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان میں باہر کے ممالک آکر ہمیں نقصان پہنچا رہے ہیں، جیسے انڈیا اور افغانستان ہمیں نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ آج سے 20, 25 سال پہلے ہم بھی دودھ کے دھلے نہیں تھے۔ پاکستان کی ISI اور دوسری intelligence agencies دوسرے ممالک میں جا کر بڑے گل کھلاتی رہی ہیں۔ مجھے ایک فلم کا dialogue یا آ رہا ہے کہ شیشوں کے گھروں میں رہنے والے پتھر نہیں پھینکا کرتے۔ جب ہم نے بلوچستان کے اندر اپنے وطن پرست لوگوں کو شہید کیا جیسے کہ نواب اکبر بگٹی صاحب۔ انہوں نے جب ہوش سنبھالا تو وہ وطن پرست تھے، جب وہ شہید ہوئے تو وہ وطن پرست تھے۔ ان لوگوں کو جب ہم لوگ شہید کریں گے تو وہاں سے لوگ Balochistan Liberation Army کی صورت میں ابھریں گے اور وہ دشمن قوتوں کا آلہ کار بنیں، وہ افغانستان جائیں گے، وہ انڈیا کی مدد لیں گے، وہ روس کی مدد لیں گے، وہ اسرائیل کی مدد لیں گے اور وہ اس لیے لیں گے کہ جب ہم لوگ خود گھر کے رہنے والوں کو ماریں تو وہ باہر کی مدد ہی لیں گے۔ اس لیے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ نہ کہ ہمیں دوسرے ممالک کو یہ کہنا چاہیے کہ وہ ہمارے علاقے میں، ہماری حدود میں interest لے رہے ہیں----

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب ریحان بلوچ صاحب۔

جناب ریحان بلوچ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! جو یہ resolution میرے ساتھیوں نے پیش کی ہے، میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ I consider it a bigger description or a bigger question کیونکہ اگر انڈیا کو دیکھا جائے اور اگر جغرافیہ کو دیکھا جائے تو وہ بلوچستان سے بہت دور ہے۔ میں گوادر میں رہتا ہوں اور گوادر میں حالات خراب ہیں۔ ادھر میں نے آج تک نہ کوئی را کا ایجنٹ دیکھا ہے نہ کھاد کا ایجنڈ دیکھا ہے، نہ موساد کا ایجنڈ دیکھا ہے اور نہ ہی کے جی بی کا ایجنڈ دیکھا ہے۔ میں نے آج تک وہ bullet نہیں دیکھی جس پر لکھا ہوا ہو .made in India or made in Afghanistan آج تک میں نے میڈم کلاشنکوف نہیں دیکھی جس پر لکھا ہوا ہو .made in Russia or made in India میڈم سپیکر! یہ ایک internal مسئلہ ہے۔ پاکستانی

secret agencies اور FC کے لوگ اس میں خود involve ہیں۔ چمن بارڈر جو پختون ریجن میں آتی ہے، ادھر تقریباً دو یا تین ہزار FC کے لوگ پہرا دے رہے ہیں تو پھر کس طرح باہر سے infilteration ہو رہی ہے اور لوگ پاکستان میں آ رہے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ یہ FC والے اور پولیس والے اس میں involve ہیں۔

میڈم سپیکر! میں آج ایوان کو یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ انڈیا کو،افغانستان کو روس کو ہم نے نفسیات طور پر اپنا دشمن بنایا ہوا ہے لیکن ایک stable federation and democratic Pakistan India اور پوری دنیا کی favour میں ہے۔ ہم اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے دوسروں پر الزام لگاتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ہم لوگ خود کیا کر رہے ہیں۔ ہم لوگ خود افغانستان میں کیا کر رہے ہیں، انڈیا میں کیا کر رہے ہیں، ایران میں کیا کر رہے ہیں، ہمیں یہ سب کچھ دیکھنا چاہیے۔ الزام لگانا بہت آسان کام ہے۔ بلوچستان ایک no go area ہے۔ میں دعوت دیتا ہوں ان سب کو کہ وہ بلوچستان کا visit کریں آپ کو کوئی خاد کا ایجنٹ یا را کا کوئی ایجنٹ نظر نہیں آئے گا، یہ سب باتیں رحمٰن ملک کی زبان ہے۔ میڈم سپیکر! اگر ثبوت ہوتے تو وہ میڈیا کے سامنے کیوں نہیں لاتے۔ اگر ایسا ہے تو ان کو چاہیے کہ وہ میڈیا کے سامنے لائیں تاکہ پوری عوام کو پتا چلے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب نجیب عابد بلوچ صاحب۔

جناب نجیب عابد بلوچ: شکریہ میڈم سپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Madam Deputy Speaker: Please order in the House.

جناب نجیب عابد بلوچ: میڈم سپیکر! 1988 میں جب بابائے بلوچ محترم بزنجو صاحب وفات پا گئے تھے جو federation کی سیاست کی علامت سمجھے جاتے تھے، اس زمانے میں کوئی یہ point out نہیں کر سکتا تھا کہ بلوچستان میں باہر کی interference ہے۔ ہاں اس سے پہلے تھا بالکل ہوتی تھی، کوئی شک نہیں لیکن مجھے یہ بتایا جائے کہ کوئی میرے گھر پر پانچ مرتبہ حملہ کرے، میرے بچوں کو مارے، میرے گھر کی دیواریں توڑے، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر مجھے شیطان سے مدد لینی کی ضرورت پڑی تو میں اس سے مدد لوں گا۔ میں شیطان کی مدد کو بھی قبول کروں گا کیونکہ آپ نے میرے گھر پر مسلسل حملہ کیا ہے اور کرتے آ رہے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ باہر کی interference ہوتی کیوں ہے۔ یہی بات کو سمجھنا ہے۔ آپ نے وہاں کے لوگوں کا قتل عام کیا، آپ نے وہاں کے لوگوں کو 14 اگست کے روز ایک ایسے معاشرے میں پنپنے دیا کہ 14 اگست اور 23 مارچ کو آپ پاکستانی نہیں ہو، ہم آپ کو network نہیں دیں گے، آپ کو communication نہیں دیں گے، آپ کے internet بند ہیں، آپ کے mobile phones بند ہیں۔ 14 اگست کو ہمارے لیے یہ تحائف ہیں تو پھر آپ خود سمجھیں کہ ہمارے ساتھ کیا treatment ہو رہی ہے۔ عید کے دن چار مسخ شدہ لاشیں ملی ہیں۔ آپ کو یہ بات نہیں پتا بلکہ یہاں پر کسی کو اس کا بات کا علم نہیں ہے اور عید کے دوسرے اور تیسرے دن وہاں پر دکانیں نہیں کھلی ہوتیں۔ یہاں سے ایک بات کی گئی کہ بلوچوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ بلوچوں کے لیے لفظ گمراہ انتہائی غلط استعمال کیا گیا ہے۔ بلوچ نے آپ کے محترم قائداعظم محمد علی جناح صاحب سے جو agreement کیا تھا آپ نے اس کی violation کی ہے۔ بلوچ نے اس کی violation نہیں کی ہے۔ بلوچ آج بھی وہی demand کر رہا ہے۔ میں وہ Election Treaty سب کو دکھا سکتا ہوں with the

جو خان آف قلات کے ساتھ لکھا گیا تھا اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ بلوچستان کے letter of Quaid-e-Azam کسی بھی معاملے میں پاکستان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوگا سوائے currency, foreign affairs and defence کے۔ آپ نے کیا دیا۔ آپ نے اپنے قائد کی بات نہیں مانی تو ہم آپ کی کون سی بات مانیں۔ آپ محترم رحمٰن ملک صاحب، وزیر داخلہ کی بات کرتے ہیں، ہمارے opposition کے ایک رکن نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ آج تک کوئی evidence سامنے نہیں آئی ہے اور میں نے بھی کوئی نہیں دیکھی۔ واقعی یہ بات درست ہے کہ بلوچستان کی بارڈر دو، تین ہزار کلومیٹر دور روس سے ہے اور ایک ہزار کلومیٹر دور انڈیا سے ہوگا، تقریباً 45000 FC and paramilitary forces بلوچستان میں operate کر رہی ہیں۔ Antinarcotics forces بلوچستان کی بارڈر پر patrolling کر رہی ہے، مجھے یہ بتائیں کہ وہ کیا جنات کے ذریعے بلوچوں کی مدد کر رہے ہیں؟ کوئی logical بات کریں۔ وہ یعنی BLA تو accept کرتی ہے، even نواب خیر بخش خان کہتے ہیں کہ مجھے swine بھی مدد کرے تو میں اس کی مدد قبول کروں گا۔ ان کا تو واضح stance ہے۔ وہ تو اس بات کو مانتے ہیں، ان کو تو مدد چاہیے۔ نواب براہمداد بگٹی کی بات آپ سنیں، آج وہ جینیوا میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ کہتے ہیں کوئی بھی مدد کرے میں تو اس کی مدد قبول کروں گا، میرا تو مقصد ہی یہی ہے کہ میں پاکستان کو توڑوں اور اپنے بلوچ وطن کو آزاد کراؤں۔ ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ باہر کی interference کیوں ہو رہی ہے۔ آپ نے بلوچوں پر حملہ کیا، آپ نے بلوچوں کے ننگ و ناموس پر حملہ کیا، بلوچوں کی عزت پر حملہ کیا، تب جا کر ایسی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ جب یہ طریقے بند ہوں گے، پاکستان کی دوغلی پالیسی، منافقت کی پالیسی جو بلوچوں کے ساتھ ہے، وہ جب ختم ہوگی، جب بلوچوں کو پنجاب کے لوگوں کی طرح treat کیا جائے گا، بلوچوں کو کراچی کے لوگوں کی طرح treat کیا جائے گا، بلوچوں کو خیبرپختونخوا کے لوگوں کی طرح treat کیا جائے گا، تب جا کر بلوچستان میں قائم ہوگا۔ اگر آپ ہمیں ایک انتہائی غلط طریقے سے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ غلاموں کے ساتھ بھی post Islam اس طرح کی حرکتیں نہیں ہوتی تھیں جو آپ لوگ ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔ اگر آپ ہمارے ساتھ صحیح treatment کریں گے، بلوچوں کی ریاست کو خودمختار کریں گے، ہمیں confederation کا status دیں گے تو یقیناً یہ تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ آپ کا۔ محترمہ ایلیا نوروز علی صاحبہ۔

Miss Alia Noroze Ali: I would want to second with the member of Balochistan here. But as he has said that you can’t see agents. First thing is that the agents don’t wear suits or uniforms but on the other side, what he was saying, he was right and what Mr. Najeeb was saying that first we should think that why has this situation created? What were the reasons? I don’t know, whether I should agree with what he was saying because I don’t know the things in detail but the thing is that we should understand that if the situation is created, it is not created overnight, it has taken years and years. The thing is that we can’t overlook our own history. When we say that if India is involved, if India is intruding within he affairs of Pakistan, we should know that what we have done in the past too. We should be more intelligent in dealing these issues. Second, when we say that Pakistan is being intruded by India, we should know that Pakistan in the first place is vulnerable. Our institutions are weak. So, what we should do? We should make our own

institutions strong. The third thing is that if we go to the UN and we say that India should not do this. Are we in a position that if we go there? Would they listen to us? Are we strong enough? Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ مہرین سیدہ صاحبہ۔

محترمہ مہرین سیدہ: شکریہ۔ میں اس پر بہت دیر سے بات کرنا چاہ رہی تھی۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمارے جو بلوچ بھائی ہیں ہم ان کو realize کرائیں کہ ہم پنجابی، پٹھان، سندھی، ہم ان کے دشمن نہیں ہیں۔ مجھے ایلیا کی بات بہت اچھی لگی کہ ایجنٹ کوئی وردی نہیں پہنتا، وہ کوئی پولیس کا تھانیدار نہیں کہ وہ ہمیں کسی جگہ کھڑا نظر آئے گا۔ اگر ان کو را کا، یا موساد کا یا خاد کا کوئی ایجنٹ نظر نہیں آیا تو کیا ان کو ایسا کوئی نظر آیا کہ وہاں پر پنجابی وہاں کھڑے ہیں اور ان کو مار رہے ہیں یا پٹھان مار رہے ہیں یا سندھی مار رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ مہربانی کرکے پہلے ہمیں اپنی unity کو strong کرنا پڑے گا۔

جناب نجیب عابد بلوچ: میں ایک clarification دینا چاہوں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں پنجاب مار رہا ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ ہمیں پنجابی، سندھی اور پختونوں کی طرح treat کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی مہرین صاحبہ۔

محترمہ مہرین سیدہ: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ دیکھیں میں مانتی ہوں اس بات کو، اس میں کوئی شک نہیں کہ احساس محرومی کا ایک factor ہے، زیادتی ہوئی ہے لیکن مہربانی کرکے بلوچستان ایک سونے کی چڑیا بن چکا ہے جیسے کہ برصغیر کسی وقت میں تھا۔ وہاں سونے کی کانیں ہیں، وافر مقدار میں معدنیات ہیں، آپ کو یہ کیوں نظر نہیں آتا۔ یہاں پر داخلی صورتحال اتنی زیادہ خطرناک نہیں جتنی کہ خارجی صورتحال خراب ہےباہر کی دنیا کا اس میں بہت زیادہ interest ہے۔ ایک اور بات یہاں پر افغانستان کو بھی mention کیا گیا اور انڈیا کو بھی mention کیا گیا۔ I don't know the names کچھ لوگوں نے یہاں پر کہا تھا کہ اس میں صرف انڈیا کا نام نہیں آنا چاہیے۔ میں بھی اس بات کو مانتی ہوں کہ صرف انڈیا کو نہیں بلکہ اس میں بہت سے foreign factors involve ہیں۔ اس چیز کو اس میں include ہونا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب بھی issues آتے ہیں تو اللہ نہ کرے کہ کوئی ایسا دن آئے کہ ہمیں اپنے بلوچستان کے لیے بھی کہیں اقوام متحدہ میں نہ جانا پڑے۔ مہربانی کرکے اس کے کردار کو سمجھیے۔ یہ بالکل ایسا ہے، جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب First World War ہوئی اور جب League of Nations بنی تو اس نے کیا کیا وہ ہم سب لوگ جانتے ہیں۔ جب Second World War ہوئی تو میں اقوام متحدہ کا کردار ایسے لیتی ہوں کہ جیسے کسی جگہ پر کچھ تھانے ہیں، ان کا ہاتھ پوری طرح نہیں چلتا، وہ پوری طرح اس چیز کو earn نہیں کر پاتے جو وہ ناجائز طریقے سے کرنا چاہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ سارے چور تھانیدار مل کر کہتے ہیں چلو ایک بڑا تھانہ create کر دیتے ہیں اور وہاں سے مل کر ہم اپنے سارے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اس پر depend نہ کریں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمارے بلوچ بھائیوں کے ذہنوں میں اگر کسی قسم کی کوئی غلط فہمی ہے تو اس کو دور کریں۔ اگر ہم آپس میں strong ہو جائیں گے تو پھر یہ بیرونی طاقتوں کا خطرہ بھی کم ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب سلمان خان شنواری صاحب۔

جناب سلمان خان شنواری: شکریہ میڈم سپیکر۔ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میڈم سپیکر! یہاں پر بڑی مزیدار باتیں کیں لوگوں نے۔ پہلے تو میں آپ کو انڈیا کی طرف لے کر جانا چاہوں گا کیونکہ وہ ہماری resolution کا subject ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ملک میں انڈیا کی involvement ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ را کے ایجنٹ یا کسی اور ملک کے ایجنٹ اپنے اوپر label لگائیں گے لیکن اس involvement کی بھی کچھ وجوہات ہیں جس کی وجہ سے وہ involvement ہوئی ہے۔ ہماری بھی وہاں پر involvement رہ چکی ہے۔ ممبئی میں جو حملے ہوئے ہیں۔ یہاں پر کچھ bomb blasts ہوتے ہیں اور پھر انڈیا میں ایک حملہ ہو جاتا ہے۔ پھر یہاں پر ہوتا ہے اور پھر انڈیا میں ہوتا ہے۔ یہ ساری چیزیں connected ہیں۔ اس کو ہم اس طرح نہیں deal کر سکتے کہ جی صرف ان کی غلطی ہے، اس میں ہماری اپنی بھی غلطی ہے۔ اس سے مجھے ایک حدیث یاد آتی ہے کہ رسول پاک ﷺ کے پاس ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ آپ نصیحت کریں میرے بیٹے کو وہ میٹھی چیزیں بہت کھاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کل لے آؤ میں کل کر دوں گا۔ اگلے دن جب وہ عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی تو آپ ﷺ نے اس کے بیٹے کو نصیحت کر دی۔ بعد میں کسی نے پوچھا کہ کیا وجہ تھی جو آپ ﷺ نے اس کو کل بلایا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس دن میں نے خود میٹھا کھایا ہوا تھا جس کی وجہ سے میں اس کو نصیحت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جب تک آپ اپنے اندر کا ٹھیک نہیں کریں گے، اگر ہم across the border ملوث رہیں گے تو اس طرح کے کام تو ہوتے رہیں گے، جیسا کہ سابق وزیر اعظم افغانستان ربانی صاحب کو مارا گیا تھا۔ حقانی نیٹ ورک ہے جس جو آپ کے ادارے support کرتے ہیں۔ لہٰذا ان تمام چیزوں کو دیکھنا پڑے گا اور اپنی غلطیاں نکال کر پھر اس کے بعد ہم international forum پر جائیں گے کہ جی اب انڈیا back out کرے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بڑی مزیدار بات کی نجیب صاحب نے اور بالکل ٹھیک بات کی ہے کہ جب تک آپ کے internal معاملات ٹھیک نہیں ہوں گے اس وقت تک باہر کے لوگ ضرور آئیں گے دخل اندازی کرنے کے لیے۔پہلے آپ اندر سے اپنے آپ کو ٹھیک کریں پھر میں معاملات ٹھیک ہوں گے۔ اگر یہاں پر unity ہو تو پھر امریکہ بھی اگر اپنے agents بھیجتا ہے تو وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ یہاں پر اداروں نے اپنی forces رکھی ہوئی ہیں۔ طالبان پاکستان نے اپنی force بنائی ہوئی ہے۔ انڈیا کی اپنی ہے، افغانستان کی اپنی ہے۔ پہلا اپنا ملک وہ ان چیزوں کو ختم کرے، grey areas نہ رکھے، black and white میں کر دے۔ اپنی forces رکھے، اس کی مدد سے تمام طالبان کو ختم کرے، تمام terrorists کو ختم کرے اور اپنی نجی forces نہ رکھیں اور اپنی funding نہ کریں۔

یہاں پر ایک رکن نے کہا تھا کہ ہمیں اپنے بلوچ بھائیوں کو یہ یقین دہانی کرانی چاہیے کہ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ یہ کہنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ آپ نے اگر یقین دلانی ہے تو کیا یہاں پر ہر بندہ تیار ہے کہ بلوچستان سے جتنے resources نکلتے ہیں وہ ان کے حوالے کر دیں۔ پچھلی مرتبہ میں نے دیکھا تھا کہ لوگ تیار نہیں تھے، even اس یوتھ پارلیمنٹ میں تیار نہیں تھے۔ لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کیں کہ جی بلوچستان کو تو اتنا چاہیے ہی نہیں، پنجاب میں industries لگی ہوئی ہیں، خیبرپختونخوا میں یہ لگا ہوا ہے، سندھ میں وہ لگا ہوا ہے۔ اس لیے وہاں پر گیس کی زیادہ ضرورت ہے اور بلوچسستان میں میں کیا

ضرورت ہے، وہاں کی تو آبادی ہی صرف آبادی ہے۔ وہ ان کی اپنی جگہ ہے، وہاں پر copper mines ہیں، 5 billion tons copper ہے، کیا ہم تیار ہیں ان کو دینے کے لیے۔ اگر ہم تیار ہیں تو پھر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بلوچ ہم سے کیوں ناراض نہیں۔ اس میں تو کوئی دو رائے ہے ہی نہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب گوہر زمان۔

جناب گوہر زمان: شکریہ میڈم سپیکر۔ کہا گیا کہ شیطان بھی اگر مدد کرے تو مدد لی جائے گی تو یہ مت بھولا جائے کہ شیطان سے جب بھی مدد لی جاتی ہے تو وہ آپ کو بھی برباد کر دیتا ہے۔ اگر اس ایوان میں بیٹھے کوئی یہ سوچتا ہے کہ وہ کل پاکستان سے علیحدہ ہوگا اور وہ خوش رہے گا بلکہ سپر پاور بن جائے گا تو یہ اس کی بہت بڑی بھول ہے کیونکہ یہ بات ان کو بھی پتا ہے، یہ بات وہ بھی جانتے ہیں کہ ان کی بقا بھی اسی ملک کے ساتھ ہے۔ جو اندرونی مسائل ہیں وہ اس طرح کے مسائل ہیں کہ ایک گھر میں لوگوں کے درمیان کچھ ناچاقی ہو گئی ہے اور اس میں اگر آپ کا ہمسایہ بیچ میں آ کر آپ کے مسائل کو مزید آگ لگائے گا تو آپ پہلے اپنے ہمسائے کو چپ کرائیں گے کہ بھئی تم چپ کر جاؤ یہ میرے گھر کا مسئلہ ہے میں اسے خود حل کروں گا۔ ہمیں یہاں پر ایک simple liberal approach کی ضرورت ہے۔ اگر ہم یہاں پر یہ سوچنے بیٹھنے جائیں کہ ہمیں ایجنٹ نظر نہیں آتے تو یقین کریں کہ کراچی میں بھی ایجنٹ نظر نہیں آتے، وہاں پر بھی بوری بند لاشیں ملتی ہیں، لاہور میں بھی sectarian killings ہوتی ہیں، ملتان میں بھی sectarian killings ہوتی ہیں، پورے پاکستان میں یہ کام ہو رہا ہے۔ ہم یہاں پر اس amendment کی بات بھی کرتے ہیں کہ دیگر ممالک بھی اس میں ملوث ہیں۔ میں اس بات کو ضرور مانتا ہوں کہ یہاں پر دیگر ممالک کی بھی interference ہے لیکن میں اس بات کو پوری طرح support کرتا ہوں ہم یہاں پر انڈیا کو pinpoint کرکے کہنا چاہ رہے ہیں کہ ان کی یہاں پر interference ہے اور ہم اس چیز کو highlight کر رہے ہیں کیونکہ آپ کے خلاف ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں۔ اس میں کوئی غلط بات نہیں ہے کہ اگر ہم کسی ایک کو pinpoint کریں کیونکہ ہم اس سے گزشتہ اجلاس میں بار بار USA کی interference کو بھی ہم discuss کر چکے ہیں تو اگر آج ہم انڈیا کو pinpoint کر رہے ہیں تو کوئی غلط بات نہیں ہے۔

اگر ہم غور سے دیکھیں کہ پاکستان کے ساتھ کیا ہوا ہے تو آپ کو ایک بہت بڑی strategy نظر آتی ہے۔ اس میں یقیناً ہمارے اپنے لوگوں کا بھی ہاتھ ہے کیونکہ جب تک گھر کا بھیدی کسی کے ساتھ نہیں ملتا اس وقت تک ایسے حالات نہیں ہوتا۔ آپ independence کے وقت کے حالات دیکھیں تو division کے وقت ایسی setting کی گئی کہ with the passage of time آپ کو tame ہونا پڑا اور پھر آپ 1971 میں اس کا نتیجہ دیکھتے ہیں کہ آپ اپنا آدھا ملک گنواتے ہیں۔ پھر آپ دیکھتے ہیں کہ افغانستان میں کس طرح USA India کو strong کر رہا ہے اور وہاں پر ایک pro Indian Government آ رہی ہے تو آپ کیا expect کرتے ہیں کیونکہ افغانستان تو آپ کے ساتھ کبھی sincere تھا ہی نہیں۔ انہوں نے تو آپ کی existence کو بھی تسلیم نہیں کیا تھا۔ کیا آپ expect کرتے ہیں کہ Indian dominant Government جو افغانستان میں بیٹھی ہے، کبھی بھی پاکستان کے ساتھ sincere ہو سکتی ہے؟ کیا آپ ان کے ساتھ ملک کر war on terror میں fairly بھی لڑ سکتے ہیں۔ یہ سب قیاس آرائیاں ہیں، ایسا کبھی بھی ممکن نہیں ہے۔ سارا الزام ڈال دیا گیا ہماری ایجنسیوں پر کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے۔

مجھے فخر ہے اس ملک پر جس کی ISI intelligence agencies کو world’s No.1 قرار دیا گیا۔ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ ان کا failure ہے تو مجھے یہ بتائیں کہ کون سی intelligence agency ایسی ہے جس پر اتنا burden ہے یعنی ایک طرف تو وہ کراچی میں ڈھونڈے قاتلوں کو، دوسری طرف پنجاب میں مسائل تلاش کریں، وہ بلوچستان میں بھی جائے، وہ آپ کو intelligence بھی فراہم کرے کہ militants کہاں سے operate کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بیرونی ممالک سے مداخلت ہو رہی ہے، ان کو بھی note کریں تو یہ ایک بہت بڑا burden ہے۔ انشاء اللہ پاکستان اس کو cover up کرے گا اور مجھے پوری امید ہے کہ grievances دور ہوں گے اور جو بیرونی طاقتیں اس آگ کو بڑھا رہی ہیں انشاء اللہ ان کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

جناب نجیب عابد بلوچ: میڈم سپیکر! میں ایک clarification کروں گا۔ محترم نے کہا کہ یہاں اس ایوان میں کسی کو پاکستان سے علیحدگی کا شوق ہے۔ مجھے تو شرم آتی ہے اپنے آپ کو اس ایوان کا رکن کہتے ہوئے کہ میں اتنے اجلاسوں سے چیخ چلا کر کہہ رہا ہوں کہ میں پاکستان پر اور patriotism میں یقین رکھتا ہوں۔ یہی تو دوغلی پالیسی ہے آپ لوگوں کی۔ اتنے desks بجائے گئے کہ آپ پاکستان کے خلاف بات کر رہے ہیں، آپ یہ کر رہے ہیں، آپ وہ کر رہے ہیں۔ شرم آتی ہے ایسی بات کرتے ہوئے اور ان لوگوں پر شرم آتی ہے جو ان باتوں پر desks بجاتے ہیں۔ میں نے کل حلف اٹھایا ہے کہ میں پاکستان کا وفادار رہوں گا۔ مجھے شرم آنی چاہیے ایسی بات کرتے ہوئے۔ یہی تو ہمارا گلہ ہے کہ پنجاب کے لوگ ہماری بات کو سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے بلوچوں کو صرف اور صرف یہی declare کرنا ہے کہ آپ لوگ غدار ہیں، آپ لوگ غلط بات کر رہے ہیں۔ مجھے انتہائی شرم آ رہی ہے۔ میں آج اسی ایوان میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ I am not going to be a member of this Youth Parliament.

(At this stage Mr. Najeeb Abid Baloch walked out from the House.)

جناب گوہر زمان: میڈم سپیکر! Actually میرے کہنا کا مقصد کسی رکن کو نہیں تھا۔ انہوں نے leaders کی بات کی تھی جو یہ کہتے ہیں کہ ہم شیطان سے بھی مدد لیں گے تو میں نے ان کو point کیا تھا کہ وہ لوگ آپ کو غلط راستے پر لے کر جائیں گے۔ میں نے کسی رکن کے بارے میں نہیں کہا ہے۔ اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس سے معافی مانگتا ہوں۔

جناب محمد ہاشم عظیم (وزیر اعظم یوتھ پارلیمنٹ): ہمارے ایک معزز رکن ہیں انہوں نے کافی کام بھی کیا ہے، ان کی کافی زیادہ ان چیزوں میں involvement بھی ہے تو میں بھی ان کے ساتھ جاتا ہوں ان کو منانے کے لیے۔ ہم جاتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں ان کو منانے کی اور ان کو واپس ایوان میں لانے کی۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی جناب توصیف عباسی صاحب۔

جناب توصیف احمد عباسی: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ میں مختصر سی دو، تین باتیں عرض کرنا چاہ رہا تھا۔ میڈم سپیکر! Islamic Republic of Pakistan مسلم امہ کا first nuclear country ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ بات کسی کو اتنی آسانی سے ہضم نہیں ہونے والی۔ اس لیے ہمارا ساتھ یہ مسائل پیدا ہو رہے ہیں کہ آج بلوچستان میں ہمیں مسائل درپیش ہیں۔ اس کے علاوہ میڈم سپیکر! یہاں پر میں ایک چیز note کر رہا تھا کہ ہم

لوگوں نے جو focus کیا ہے کہ جی interference صرف بلوچستان میں ہو رہی ہے۔ یہ صرف بلوچستان کا مسئلہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میڈم سپیکر! ہمارے GHQ پر حملے ہو رہے ہیں، جو ہمارے مہران بیس پر حملے ہو رہے ہیں، جو ہمارے کامرا بیس پر حملے ہو رہے ہیں، جو روزانہ bomb blasts ہو رہے ہیں، جو ہم پر ڈرون حملے ہو رہے ہیں تو میڈم سپیکر! یہ تمام چیزیں اس کا ایک حصہ ہیں جو آپ کو اندرونی طور پر مستحکم ہونے سے روک رہی ہیں، جو آپ کو کمزور کر رہی ہیں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ بلوچستان پر تو ہم نے پہلے بھی بات کی ہے تو یہ جو آج Resolution پیش کی گئی ہے اس میں یہ چیزیں بھی include ہونی چاہییں کہ جو بیرونی عناصر جو ہمارے ساتھ interface کر رہے ہیں، ہم کو destroy کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ تمام چیزیں ان عوامل کا حصہ ہیں۔ جیسے جامی صاحب نے کہا، انہوں نے بڑی زبردست بات کی، انہوں نے کہا کہ 1999 سے پاکستان nuclear power بن چکا ہے تو اس وقت سے یعنی پچھلے 14 سال اس طرح کے حالات پیدا ہو رہے ہیں اور تحریک طالبان بھی آ گئے ہیں، لشکر طیبہ آ گئی ہیں اور جس طرح حماد صاحب نے کہا، میں ان سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ ہمارے پاس videos available ہیں، ہمارے پاس proves available ہیں تو آپ کو کیا مسئلہ ہے کہ جس کی وجہ سے آپ international forums پر جانے سے کتراتے ہیں، آپ اپنے لوگوں کو بتانے سے کتراتے ہیں۔ ہمارے رحمٰن ملک صاحب فرماتے ہیں کہ جی ہمارے پاس proves ہیں، ہم آپ کو بتائیں گے، بتائیں گے۔ پچھلے چار سال سے، جب سے وہ وزیر بنے ہیں، ہم تو یہ باتیں سنتے ہی آ رہے ہیں لیکن ابھی تک کچھ پتا نہیں چل سکا کہ وہ ثبوت کدھر ہیں۔ وہ ثبوت کیوں پیش نہیں کیے جا رہے ہیں۔ کیا مسائل ہم کو درپیش ہیں جس کی وجہ سے ہم لوگ اپنے لوگوں کو نہیں بتا سکتے کہ مسائل ہیں۔ اس کے علاوہ میڈم سپیکر میں چاہوں گا کہ یہ جو proves ہمارے پاس ہیں، جو سنہ 2002 سے bomb blasts ہمارے ملک میں ہو رہے ہیں، ان تمام کے ثبوت اکٹھے کرکے international forum پر اور United Nations کے Security Council میں اور آپ کی جو بین الاقوامی عدالت ہے اس کا دروازہ کھٹکھٹا کر تو دیکھیں کہ وہاں پر ہماری ان باتوں کو سنا جا رہا ہے یا نہیں۔ اس کے بات باقی چیزوں کے بارے میں بات ہو سکتی ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب سراج میمن۔

جناب سراج الدین میمن: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم کافی باتیں ہو چکی ہیں اور جیسا کہ Resolution میں لکھا گیا ہے کہ ہم انڈیا کو ہی target کر رہے ہیں لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ راجستان میں جو خالستان movement تھی اس کے ہم بڑے supporter تھے۔ اب میں way forward کی طرف میں آنا چاہتا ہوں۔ کافی emotional باتیں ہو چکی ہیں۔ جس طرح ہم انڈیا کے ساتھ کافی معاملات پر بات کر رہے ہیں، سرکریک پر، سیاچن پر، کشمیر پر اور confidence building measures پر بات ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں اب دونوں ممالک کو ایک نئے نقطے پر آنا چاہیے کہ دونوں طرف سے infiltration ہو رہی ہے۔ ہم وہاں پر کشمیری مجاہدین بھی بھیج رہے ہیں اور ہم اس بات کو acknowledge بھی کرتے ہیں۔ اب ایک dialogue process شروع ہونا چاہیے لیکن dialogue process شروع ہونے سے پہلے دونوں ممالک اپنا internal house ٹھیک کریں۔ بلوچستان میں احساس محرومی ہے، وہاں کے لیے ایک دوغلی پالیسی ہے، میں وفاقی وزیر سے اتفاق کروں

گا کہ شروع سے ہی ایسا ہے۔ پاکستان ایک multi-ethnic nation ہم کوئی ایک nation نہیں ہیں۔ ہر ethnic کا اپنا ایک mindset ہے، ان کے اپنے رسم و رواج ہیں، ان کی اپنی صدیوں پرانی تہذیب ہوتی ہے، وہ اس حساب سے رہنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہم اپنی کوئی چیز یا رسم و رواج ان پر مسلط نہیں کر سکتے۔ سب سے پہلے ہمیں چاہیے کہ ہم ان سے dialogue کریں، جو ہمارے بلوچ بھائی باہر بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے وہ جینیوا میں ہیں یا کینیڈا میں ہیں یا امریکہ میں ہیں۔ اگر میرے گھر پر بار بار حملہ ہوگا تو ظاہر سی بات ہے کہ یہودی ہو یا عیسائی ہو میں اس سے مدد لوں گا۔ جیسے ہمارے ہندو بھائی ہیں سندھ میں، میں جیکب آباد اور نصیرآباد کی بات کروں گا، وہاں پر حملے ہو رہے ہیں، so they are leaving for USA, Canada or any other place. ابھی Indian Government کا یہ بیان آیا ہے کہ اس سال 700 سے زیادہ ہندو فیملیاں سندھ سے ہجرت کر چکی ہیں اور ان کو Indian nationality دی جا چکی ہے۔ جب وہ اغوا ہوں گے، مارے جائیں گے، ان سے بھتا لیا جائے گا تو definitely وہ اپنی زندگی صحیح طور پر گزارنے کے لیے دوسری جگہ پر ہجرت کریں۔ لہٰذا بلوچ بھائیوں سے مذاکرات ہونے چاہییں کہ وہ ان سے کیوں مدد لے رہے ہیں؟

آخری بات یہ ہے کہ ہم انڈیا سے بات کریں، جس طرح ہماری گرین پارٹی کے معزز رکن نے یہ کہا تھا کہ شرم الشیخ میں میں من موہن سنگھ یہ accept کیا تھا کہ واقعی infiltration ہو رہی ہے تو وہ کب ختم ہوگی؟ وہ اس وقت ختم ہوگی جب ہم اپنے بھائیوں کو راضی کریں گے اور پھر اگر انڈیا دوبارہ ایسا کرے گا تو وہ خود ہی منع کر دیں گے کیونکہ ہم اپنا گھر ٹھیک کر چکے ہوں گے اور جب ہمارا گھر ٹھیک ہو گا اور انڈیا پھر ایسی حرکت کرے گا تب ہم اس قابل ہوں گے کہ international forum پر انڈیا کو criticize کرنے کے۔ یہ تب ہی کر سکتے ہیں، first deserve then desire. ابھی ہم deserve نہیں کرتے تو desire ہم کیوں کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی جناب تیمور شاہ صاحب۔

جناب محمود تیمور شاہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ جتنی بھی باتیں یہاں ہو چکی ہیں وہ یقیناً اسی بات کی طرف جاتی ہیں، ان کی summary یہی ہے کہ یہ resolution تو یقیناً بہت sound ہے لیکن آگ لگائی کس نے اور آگ کو بڑھا کون رہا ہے۔ یہ بات ہم نے کرنی ہے۔ آگ لگائی ہم نے ہی ہے اور اس پر پیٹرول انڈیا ڈال رہا ہے یا جتنے بھی factors ہیں جن کے نام لیے گئے ہیں، جتنے بھی ممالک ہیں لیکن یہ آگ ہم نے ہی لگائی ہے جو اب ہم بھگت رہے ہیں۔ پنجاب میں کہتے ہیں ناں کہ 'نہ چھیڑ ملنگا نوں پے جان گے ٹنگا نوں'۔ آپ کیوں ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ انڈیا میں ISI کو بھیج دیا۔ یہ بات درست ہے، میرے بھائی نے خالصتان تحریک کی بات کی جو بالکل درست ہے کہ we have supported Khalistan Movement. We have supported Jihad in Kashmir and apart from everything ISI has a very controversial role in the face of the world. لہٰذا یہ بات کرنا کہ جی یہ ہوگیا وہ گیا۔ پہلے آپ اپنا گھر درست کریں۔ بلوچوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور یہ آگ لگائی بھی ہم نے ہی ہے۔ جب ہم اس کو control کریں گے تو تب ہی حالات ٹھیک ہوں گے۔ انہوں نے بالکل ٹھیک بات کی ہے کہ ان کو اگر کوئی بھی مدد کرے گے تو اس کی مدد لیں گے اور یہ جو بات proof کی کرتے ہیں کہ کیا proof ہے کہ Indian insurgency پاکستان میں ہے۔ پاکستان میں انڈیا کی support ہے۔ In camera briefing میں جو باتیں ہوتی ہیں وہ اسی لیے ہوتی ہیں تاکہ international political scenario پر ایک

دے proofs کے یا روس کے یا ایران کے یا اسرائیل کے انڈیا نے آپ آج اگر ۔رہے situation کی harmony دیے کہ یہ لوگ ہمارے ملک میں interference کر رہے ہیں تو پھر آپ تیار ہو جائیں کہ اگلے ہی روز انڈیا نے بھی ISI کا کچا چٹھا سامنے رکھ دینا ہے کہ جی آپ کی ISI ہمارے ملک میں کیا کر رہی ہے۔ پھر اگلے روز افغانستان نے بھی کہنا ہے کہ جی افغانستان میں ISI کیا کر رہی اور اسی طرح ایران میں اور روس میں کیا کر رہی ہے۔ لہٰذا proofs کو hide ہی رکھا جاتا ہے اور ان authorities کو ہی صرف بتایا جاتا ہے جو اس پر action لے سکیں۔ شاید یہی بات ہے کہ اس سے بڑا proof کیا ہوگا کہ ان کے leaders Geneva میں رہ رہے ہیں، ان کو support obviously India ہی کر رہا ہے اور یہ بات غلط ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیے لیکن ہمیں بھی تو بلوچوں کے issues address کرنے چاہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب حسیب احسن صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب عامر عباس طوری صاحب۔

جناب عامر عباس: شکریہ میڈم سپیکر۔ سپیکر صاحبہ! سب سے پہلے تو میں اس پر بات کروں گا کہ ہمیں اس ایوان میں، میں اپنے آپ سے ہی شروع کروں گا، جب بھی ہم بات کریں چاہے پارٹی میٹنگ میں یا ایوان میں، اگر میری طرف سے آج تک کوئی غلط بات ہوئی ہو، حالانکہ میں نے کوشش کی ہے کہ ہمیشہ میں ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت سے بات کروں اور الفاظ کا چناؤ بھی مناسب رکھوں لیکن اگر پھر بھی کسی بھی رکن کو یا سیکرٹریٹ کو خصوصاً ہمارے جوائنٹ سیکرٹری جودت بھائی کو کوئی میری بات بری لگے تو اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں اور ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہمیں ہمیشہ تنقید برائے تنقید سے ہٹ کر تنقید برائے اصلاح کی طرف جانا چاہیے۔ آج ہمارے ایک رکن یہاں سے گئے، ان کا درد میں سمجھتا ہوں۔ بلوچستان کے حوالے سے ہم ہمیشہ غلط فہمی کا شکار رہے ہیں۔ ہماری غلط فہمی کیا ہوتی ہے کہ ہم اگر اپنی سالگرہ بھی check کرنا چاہیں تو ہم google میں دیکھتے ہیں۔ ہمیں کچھ حقائق طرف جانا چاہیے۔ بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کے اوپر تنقید کریں اور اس پر ہم tables بجائیں، میں چار سال کوئٹہ میں Engineering University میں تھا۔ میں جب وہاں نیا نیا گیا تو میں نے نہیں سنا تھا بلوچستان کے بارے میں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے لیکن جب میں نے وہاں پر کچھ حقائق دیکھے کہ میرے ساتھ ایک ساتھی تھے جن کا نام قمر شاکر تھا، وہ ایک معصوم اور شریف شخص تھا جو میرا class fellow تھا اس کو FC نے پکڑا رات کے اڑھائی بجے اور میں بیان نہیں کر سکتا کہ وہاں پر جو سلوک اس کے ساتھ ہوا اور پھر اس کے بعد اس کو پکڑ لے گئے اور الزام یہ لگایا کہ اس کے کمرے سے اتنی مقدار میں بارود نکلا ہے، راکٹ نکلے ہیں، حالانکہ وہ سب جھوٹ تھا۔ ٹھیک ہے کہ کچھ ایسے elements ہوں گے جو BLA کے یا BRF کے یا BLF کے ہیں جو anti Pakistani elements میں شامل ہوں گے لیکن ان کو بھی آپ نے اکسایا ہے۔ یہاں پر ایک رکن نے بڑی بہترین بات کی کہ پاکستان دوسرے ممالک میں ملوث ہے۔ ایک رکن نے یہ بات بھی کی ISIنے burden لیا ہے اور اس کی بڑی تعریف کی۔ آپ mere illusions پر نہ جائیں، آپ facts and figures پر بات کریں۔ ISI نے خود اپنے اوپر burden لیا ہے۔ آپ جب اسلام آباد میں بیٹھ کر کابل کی سیاست کریں گے، آپ پشتونوں کے اس وطن کو نیست و نابوت کریں گے، آپ so called cold war کا حصہ بنیں گے تو تب تو آپ کے وطن میں ایسی چیزیں

ہوں گی۔ آپ نے اس وقت طالبان بنائے، آپ نے ان کو انڈیا بھجوایا اور آپ نے کہا کہ یہ اسلام کے لیے لڑ رہے ہیں۔ اب جب امریکہ نے آپ کی fundingبند کی تو وہی طالبان آپ کے گلے میں fit ہو گئے۔ بات یہ ہے کہ آپ تاریخی حقائق پر جائیں، آپ نے ہمیشہ بلوچوں کو دیوار سے لگانے کی کوشش کی۔ آپ نے کبھی ان کے احساسات، جذبات، تخیلات، مشاہدات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی بلوچ بات کرتا ہے تو وہ anti Pakistani ہے۔ ہم نے بھی پاکستان کی بہت خدمت کی، ہم نے بھی 14 اگست بہت منائے لیکن میں ذاتی طور پر پانچ، چھ سال ہو گئے ہیں کہ میں نے کبھی بھی 14 اگست کی نہ کسی کو مبارک باد دی ہے اور نہ ہی منائی ہے اور وہ اس وجہ سے کہ نہ صرف بلوچستان میں آپ نے ہمارے ساتھ، قبائلی علاقہ جات میں کیا سلوک کیا۔ میں نے آج تک یہ بات نہیں کی لیکن یہ چوتھا سیشن ہے اور میں نے سوچا کہ آج میں یہ بات ضرور کروں گا، میری family کے چھ کزنوں کی لاشیں بوریوں میں مجھے ملی ہیں اور وہ مسخ شدہ نہیں تھیں بلکہ ان کو آرا مشین سے کاٹا گیا تھا۔ یہاں پر کچھ ارکان کو پتا ہے، ان کے علم میں ہے کہ پارہ چنار کرم ایجنسی میں کیا صورتحال ہے۔ آپ کے پورے پاکستان میں یہ صورتحال ہے اور آپ ہمیشہ بلوچوں کو target کرتے ہیں۔ میں جتنے بھی دن وہاں رہا میں نے دیکھا کہ اس FC اہلکار کے خلاف احتجاج رہا اور اس میں میں بھی شامل تھا۔ اس کے بعد ہمارے بہت سارے دوست تھے۔ ہم VC Secretariat کی چھت پر گئے اور ہم نے کہا کہ یہ FC نہیں ہے۔ یہ اصل میں anti terrorist force ہے۔ آپ foreign elements کی بات کرتے ہیں، آپ کے پاس facts and figures نہیں ہیں، آپ Indian intervention کی بات کرتے ہیں لیکن حقیقت میں آپ ہی ہیں۔ آپ قائد اعظم محمد علی جناح، بابائے قوم کی ان باتوں کو بھلا دیا ہے، آپ نے خان آف قلات کی باتوں کو بھلا دیا، یہاں پر بہت ساری باتیں discuss ہو چکی ہیں لیکن میری یہ گزارش ہے، میری یہ عرض ہے کہ جب بھی اس ہاؤس میں بات ہو، کوئی ایسی quotations, کوئی ایسے فلمی dialogues, کوئی ایسی باتیں جن سے ایوان کا تقدس مجروح ہوتا ہو، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ میں یہاں پر سب کے جذبات کی قدر کرتا ہوں لیکن ہمیں ہمیشہ الفاظ کا چناؤ ایسا رکھنا چاہیے کہ اس میں ایسا نہ ہو کہ آپ ایوان کے تقدس کو پامال کریں بلکہ آپ اپنی بات کو آگے بڑھائیں۔ میں اپنے آپ سے شروع کرتا ہوں جس طرح میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ میں ایک بار پھر معذرت چاہتا ہوں اگر کسی کو بھی کوئی بات بری لگی ہو لیکن بجائے اس کے کہ ہم کسی resolution یا point of order پر بات کریں ہمیں اپنا opinion یہاں پر بتانا چاہیے اور دوسروں کو criticize نہیں کرنا چاہیے اور بلوچوں کے ساتھ بلوچ بھائیوں کے ساتھ ان کے اصل مسائل سمجھنا چاہییں۔ اگر ہمیں اصل مسئلے کا ادراک نہیں ہے تو اس resolution یا اس Motion پر بات نہیں کرنی چاہیے۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: The honourable Opposition Leader, Mr. Tabraiz Sadiq Mari sahib.

جناب طبریز صادق مری: میں ایک مرتبہ Resolution دوبارہ پڑھنا چاہوں گا کیونکہ کافی دیر ہو گئی ہے اور میرے خیال میں لوگوں نے اس پر غور نہیں کیا۔

"The House is of the opinion that interference…"

اب پہلی بات ہے "interference" کی اور "interference" could be direct and "interference" could be indirect. یہاں پر لوگوں نے کہا کہ ہمیں RAW کے agent نظر نہیں آتے، ہمیں کلاشنکوف نظر نہیں آتی اور ہمیں

bullets پر made in India لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ میں یاد دلانا چاہوں گا کہ جب افغان وار تھی تو پیسا امریکہ کا تھا، ہتھیار اسرائیل کے تھے، ٹریننگ پاکستان کی تھی اور جہادی افغانستان کے تھے۔

دوسری بات میں یہاں پر یہ کرنا چاہوں گا، continuation in the Resolution, "of India and Afghanistan" not just India. یہاں پر کسی نے افغانستان کی بات نہیں کی۔ کنر بارڈر cross کرکے کیا یہاں پر جاپان آتا ہے جو ہمارے لوگ across the border لے کر جاتا ہے؟ وہاں پر جا کر ان کو slaughter کرتا ہے اور پھر youtube پر videos دکھائی جاتی ہیں۔ کیا یہ سب کچھ وہاں سے جاپان کرتا ہے؟ Obviously یہ افغانستان کی interference ہے۔ Talking about India, میں اپنے بھائی تیمور شاہ کی بات سے بالکل agree کروں گا کہ آگ ہے تو اس پر کوئی پیٹرول چھڑک رہا ہے۔ ہم کو آگ بجھانی چاہیے لیکن آگ بجھانے کے لیے پہلے پیٹرول کو بند کرنا پڑے گا تب ہی آپ آگ بجھا سکیں گے۔

تیسری بات یہ ہے کہ "in the internal issues of Pakistan" it did not say Balochistan, it said Pakistan but especially Balochistan. So, we are talking in the context of Pakistan here and not just Balochistan, "is alarming and Pakistan must raise the issue at international forums." اب بات یہاں پر یہ ہے کہ غلطی ہماری بھی ہے، ہم نے بلوچستان اور بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ کچھ زیادتیاں کی بھی ہیں اور اس بات سے کوئی disagree نہیں کر رہا ہے۔ نہ اس ایوان میں کوئی disagree کرے گا اور نہ ہی کوئی باہر disagree کرے گا لیکن اگر آپ کو معاملات بہتر کرنے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ماضی کو لے کر بیٹھے رہیں گے، you have to move forward. آپ نے ان لوگوں کی باتیں سننی ہیں، آپ نے ان لوگوں کے گلے شکوے دور کرنے ہیں لیکن آپ لوگوں نے باہر کی external support کو بھی بند کرنا ہے and this is the only way that we are going to move forward. Thank you.

Madam Deputy Speaker: The honourable Prime Minister.

جناب محمد ہاشم عظیم (وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ): سب سے پہلے تو میں clear cut ایک بات کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ روزانہ کوئی نہ کوئی ایسا معاملہ ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ personal ہو جاتے ہیں، اس میں ہر ایک کو خیال رکھنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم to the point and in limited words بات کی جائے اور کوئی personal comment نہیں کرنا چاہیے۔

دوسری بات میں یہ کرنا چاہوں گا کہ جو Resolution آئی ہے اس پر کافی debate ہو چکی ہے۔ انڈیا اور افغانستان کی interference کے حوالے سے، مطلب جو current scenario چل رہا ہے۔ لہٰذا میں چاہوں گا کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، اس میں بہت زیادہ amendments propose ہوئی ہیں کہ دوسرے ممالک کی involvement سے حوالے سے۔ پہلے ہم نے اپنے آپ کو خود یکجا کرنا ہے۔ پہلے ہم نے اپنے internal factors کو دیکھنا ہے جن کی وجہ سے یہ سب چیزیں ہو رہی ہیں۔ میں یہ چاہوں گا ہماری Interior Committee جس میں ہماری Opposition کے ارکان بھی ہیں اور حکومت کے ارکان بھی ہیں، اگر وہ تمام amendments propose کر دے تو پھر بعد میں اس کو ایوان میں پیش کیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Tabraiz Sadiq Marri: Madam Speaker! I personally would not want to recommend this to the Committee because it is a very straight forward. We are condemning such an act.

میرے خیال میں اس میں کسی recommendation کی ضرورت نہیں ہے۔ We are just saying کہ ہمارے خیال میں interference ہے اور ہم اس معاملے کو international forums پر raise کرنا چاہیے۔ اگر یہ لوگ جو بات کر رہے ہیں کہ یہاں پر interference نہیں ہے تو then it is obviously they can oppose the Resolution. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Alright. Now, I put a question to the movers of the Resolution, that وقاص احمد صاحب نے amendment propose کی تھی کہ جو foreign factors ہیں ان کا influence ہے، was further elaborated by rest of the members. Do you agree with that amendment? Should we do that?

جناب جمال نصیر جامی: میڈم اصل میں بات یہ ہے کہ ہم Pak-USA relations پر بات کر چکے ہیں اور ایسا نہیں ہے کہ کچھ رہ گیا ہے۔ ہمارا suggested topic Pak-India relations تھا اور ہم نے اس کو focus کر کے یہ بنایا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ اس میں کوئی ترمیم آنی چاہیے۔

Madam Deputy Speaker: Now, I put this Resolution to the House for voting.

(The Resolution was rejected.)

Madam Deputy Speaker: Consequently we cannot adopt this Resolution.

ایک معزز رکن: میرے خیال میں ayes and knows کی آوازیں برابر آ رہی ہیں، اگر آپ voting کے لیے show off hands کرا لیں تو بہتر رہے گا۔

Madam Deputy Speaker: If there is a confusion, let us do that.

جناب سلمان خان شنواری: میڈم ایک confusion ہے، میں اس پر کچھ بولنا چاہ رہا ہوں، اگر اس Resolution کے Mover واقعی اس issue میں sincere ہیں انہیں چاہیے کہ -----

Madam Deputy Speaker: O.K. there is a confusion,

اس لیے ہم show off hands کرا لیتے ہیں۔

جناب محمد ہاشم عظیم (وزیر اعظم یوتھ پارلیمنٹ): میڈم سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ تھوڑا سا اس چیز کو دیکھیں کہ obviously سب کو پتا ہے کہ Pal-India relations کی بات ہے لیکن اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اگر دوسرے ممالک کے نام بھی اس میں شامل کر لیے جائیں جیسا کہ وقاص صاحب نے لیے ہیں۔ ہم کون سا اس topic کے against ہیں۔ اگر تھوڑی سی بہتر چیز آ جائے گی تو اچھا ہوگا۔ اس کمیٹی میں ہم دونوں پارٹیوں کا ارکان ہیں۔ میری خیال میں اتنی زیادہ rigid approach کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر کمیٹی amendment propose کر دے تو اس میں کیا issue ہے۔

Mr. Tabraiz Sadiq Marri: Madam Speaker! we would want raise of hands.

(The counting was made)

Madam Deputy Speaker: O.K. since it is equal. I would prefer to refer this matter to our Law and Parliamentary Affair's Committee. We will definitely come out with more better resolution. Thank you.

جناب سلمان خان شنواری: میں یہی کہنا چاہ رہا تھا کہ اگر یہ Resolution ایسے ہی پاس ہو جاتی تو اس کا مطلب ہوگا کہ ہمارے ہاں internal کوئی معاملہ نہیں ہے۔ ہم internally بالکل صحیح ہیں اور باہر سے ہی مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کے internal معاملات بھی ہیں اور ان کو بھی fix کیا جائے۔

جناب طبریز صادق مری: میڈم سپیکر! ایک چھوٹی سی clarification دینا چاہوں گا۔ یہاں پر ہم نے internal matters کا تو ذکر ہی نہیں کیا۔ کون کہہ رہا ہے ہمارے internal problem نہیں ہیں۔ میرے خیال میں ہمارے external problems internal problems سے زیادہ ہیں۔ میں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ یہاں پر movers نے صرف یہ بات کی ہے کہ external interference بھی ہے۔ شکریہ۔

جناب حفیظ اللہ وزیر: میڈم سپیکر! آپ خود بھی تو اپنا vote cast کر سکتی ہیں۔ لہٰذا آپ اپنا vote cast کریں۔

Madam Deputy Speaker: But I have taken the decision on this matter. So, kindly let us move forward to our next Resolution which is by Mr. Muhammad Umar Riaz, Mr. Omair Najam, Mr. Siraj Din Memon, Miss Rabia Shamim. I would ask Mr. Muhammad Umar Riaz to kindly read out the Resolution.

Mr. Mohammad Umar Riaz: Thank you Madam Speaker. This House is of the opinion that the bilateral economic relations between Pakistan and India since Independence have been affected by the Political factors. With a vision to enhance Peace and Prosperity flourish in the region; both countries should progress towards closer economic relations synergizing the bilateral economic potential. Moreover there is a need to make use of the South Asian Free Trade Agreement (SAFTA).

Madam Deputy Speaker: O.K. The Resolution has been read out. Yes, Mohammad Umar Riaz sahib.

Mr. Mohammad Umar Riaz: Madam Speaker! the rivalry between the two nuclear neighbours is known to all. We know that if we draw framework, the economic and the trade volume between the two countries can be enhanced to a greater extent and this economic cooperation between the two nations can lead to a better position in which Pakistan and India would find themselves in a better position on the negotiating table. So, we suggest that there is a capacity in the potential between both the countries that the trade volume can be increased up to 7 to 8 or even US$10 billions per year. So, for that particular purpose, some concrete steps will have to be taken. The South Asian Free Trade Agreement will have to be implemented with much more authoritative command. We know that in February 2012 the redressal of trade grievances between Pakistan and India agreement was signed between the Commerce Ministries of the two countries, that would go a long way. Similarly, acts are in need to be taken into consideration before moving on forward into this particular direction. We need to stop the arbitraries.

Stoppage of the goods on the ports of both the countries increase the volume because according to the trade model, if you trade with a country which is closer to your border geographically that would enhance the economic potential and that would contribute towards the economy in a better. So, it is suggested that to counter the deadly rivalry between the two nations, it is imperative that the two nations take into consideration that greater economic needs and trade relations are mandatory steps towards establishing a peaceful region within South Asia. Thank you so much.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب عمیر نجم صاحب۔

Mr. Omair Najam: Thank you Madam Speaker. Trade is the main ingredient of bilateral relationship between Pakistan and India. At the time of independence both the countries were having mutual trade of 70% and 63% export of India were to Pakistan. So at that time it was a great potential for the both countries and they were using it very adequately to make people prosperous of the both countries but unfortunately due to the rivalry that we have, does not keep long and it is gradually down.

اس کے بعد میں یہ کہنا چاہوں گا کہ 1965 سے لے کر 1975 پاکستان اور انڈیا کے درمیان کوئی بھی trade نہیں ہوئی۔ لہٰذا دس سال کا ایک بہت بڑا gap آیا۔ پاکستان بننے کے بعد شروع کے چند سالوں میں پاکستان کا trade balance with India was کافی اچھا تھا as compared to India. Pakistan was having an upper hand but post 2001 India کا trade balance پاکستان کے ساتھ بہت اچھا ہو گیا اور انڈیا کی اس وقت trade is more than 160 million ہے جو کہ ایک trade gap کو بھی show کر رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس کو بھی کم کرنا چاہیے اور اس کو کم کرنے سے ہی خطے میں عوام خوشحال ہوں گے کیونکہ پاکستان اور انڈیا نے جو WTO agreement sign کیا تھا اس کی وجہ سے ہمیں ایک دوسرے کو MFN status دینا چاہیے تاکہ اس کے ذریعے duties میں کمی ہو اور ہم ایک دوسرے کو facilitate کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ South Asian Free Trade Agreement جو کہ 2006 میں sign کیا گیا تھا at SAARC لیکن ابھی تک اس کو صرف ایک کاغذ کی حد تک ہی رکھا گیا ہے، اس پر اب تک عمل نہیں ہو سکا جب کہ اس کی رو سے 2016 تک پاکستان، انڈیا اور اس خطے کے دیگر ممالک کے مابین duty free trade ہونی چاہیے تھی۔ اگر یہ چیز قابل عمل ہو جائے تو South Asian Region خوشحال ہو سکتا ہے اور وہ self-reliance کی stage پر آ سکتا ہے کیونکہ we got a very good extend of land trade اور ہماری ایسی location ہے کہ ہم پوری دنیا میں ایک great impact create کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

Miss Shaheera Jalil Albasit: On point of order Madam Speaker.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ شہیرہ جلیل الباسط: میڈم صرف ایک technical correction کرنی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ 2000 کے بعد سے جو trade off ہے وہ انڈیا کی favour میں چلا گیا ہے۔ Actually 1995 میں جب انڈیا نے ہمیں MFN status grant کیا تھا، اس وقت سے US$53 million per year trade of India کی favour میں ہے۔ شکریہ۔

جناب عمیر نجم: میڈم سپیکر! 1995 میں جو MFN status ملا تھا تو اس وقت سے انڈیا کو جو favour تھا وہ زیادہ نہیں تھا بلکہ پاکستان کے پاس زیادہ تھا۔

Madam Deputy Speaker: Alright. Mr. Siraj Din Memon.

Mr. Siraj Din Memon: Thank you madam. As earlier stated by the movers, جیسا کہ سب کو پتا ہے کہ ہمارے حالات کیا ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان vulnerable situation ہے، borders پر لڑائی ہے، ہماری فوجیں آمنے سامنے ہیں۔ کشمیر بڑا core issue ہے۔ انڈیا کی آبادی ایک ارب سے زیادہ ہے جبکہ پاکستان کی آبادی 180 million touch کر رہی ہے تو دونوں ممالک کے کافی زیادہ core issues ہیں۔ لہٰذا ہمیں کچھ steps لینے ہیں اور ہم نے کسی حل کی طرف جانا ہے۔ Economic کے حوالے سے اگر بات کریں تو ہمیں دونوں طرف ایک grim picture نظر آتی ہے۔ انڈیا ہمارے پاس ایک بڑی market ہے اور پاکستان بھی ایک بڑی market ہے اور دونوں ہمسایہ ممالک بھی ہیں لیکن دونوں کے economic relations بڑے weak نظر آ رہے ہیں۔ انڈیا کی طرف دیکھتے ہیں تو وہاں پر poverty line 37% ہے اور پاکستان کے پاس poverty line 40% ہے۔ اگر دونوں ممالک کی economic trades and economic bilateral relations improve ہوتے ہیں تو basically ہمارے اندر جو misunderstanding ہے ایک تو ان کو دور کرنے میں مدد ملے گی دوسری طرف دونوں طرف جو living standard improve ہوگا اور جو ہمارے core issues ہیں جیسے کشمیر ، ان کو solve کرنے یا resolve کرنے میں بھی کافی مدد ملے گی۔

ایک اور بات جو میں کرنا چاہ رہا ہوں کہ SAFTA پورے South Asian Region کو deal کرتی ہے اور جو ہمارے economic ties ہونے چاہییں وہ bilateral ہونے چاہییں اور through SAFTA کے بھی ہونے چاہییں۔ SAFTA deal کرتا ہے Free Trade Agreement یعنی کہ دونوں طرف کوئی بھی جو ہماری duties ہوتی ہیں وہ بہت زیادہ کم ہو جائیں گی۔ جب duties کم ہوں گی تو businessmen ہمیشہ mainly یہ دیکھتا ہے کہ اس کو profit کہاں زیادہ مل رہا ہوتا ہے۔ Already انڈیا ایک بڑی market ہے اور جو پاکستان کے پاس agriculture products ہیں وہ surplus میں ہیں اور انڈیا میں ان کی demand بہت زیادہ ہے۔ Cement کو لے لیں، افغانستان سے profit ratio کم ہے جبکہ انڈیا میں زیادہ ہے۔ Rice کا افغانستان میں کم ہے، عرب ممالک میں کم ہے لیکن انڈیا میں زیادہ ہے۔ Similarly, cotton کی صورتحال بھی یہی ہے، انڈیا کی demand زیادہ ہے بجائے اس کے تھائی لینڈ اور بنگلہ دیش کی طرف دیکھیں۔ ہمارے movers کا یہی opinion ہے کہ ہم کب تک لڑتے رہیں گے۔ دونوں طرف غربت ہے اور no doubt India rising ہے لیکن اس کی آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی کافی زیادہ آبادی خط غربت سے نیچے ہے۔ لہٰذا جو strongest economic ties ہیں وہ ان کو help کرنے میں مدد ملے گی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ رابعہ شمیم صاحبہ۔

محترمہ رابعہ شمیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

India and Pakistan are the major partners of SAFTA which indicates higher intra-regional trade in SAFTA. India's export are main automobile sector and agriculture product. Pakistan can be the main regional

market for sugar export as the Federation of Indian Chamber of Commerce and Industry in a recent study has identified that Pakistan and India can collaborate in joint venture in which multinational foreign companies can play their role. SAFTA can double both India's and Pakistan's economic ties. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ اشنا احمد صاحبہ۔

محترمہ اشنا احمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ بہت اچھی بات کہی گئی ہے کہ انڈیا پاکستان کے درمیان trade کو بہتر کرنا چاہیے اور اس میں کافی potential ہے لیکن 1947 سے اب جو بھی trade balance ہے وہ ہمیشہ انڈیا کی favour میں ہی گیا ہے۔ ابھی US$1987 million dollars کا trade balance انڈیا کی طرف ہی ہے۔ جب tariff and non-tariff barriers ہیں تو میرے خیال میں اس پر check ہونا چاہیے کہ اگر یہ سب کچھ ہٹا بھی دئیے جائیں تو پہلے جو پاکستان کا trade deficit ہے اس کو ختم کرنا چاہیے اور یہ ہماری priority ہونی چاہیے۔ اس کے بعد SAFTA کی بات کی گئی ہے تو اس میں ایک sensitive list کا ذکر آتا ہے کہ اس میں تقریباً 1000 سے زیادہ items پاکستان کی sensitive list میں ہیں جس پر SAFTA کے rules apply نہیں ہوں گے۔ SAFTA کہتی ہے کہ اس list کو کم کیا جائے لیکن اس سے یہ بھی دیکھا جانا چاہیے کہ اس سے آپ کی home industry کتنا فرق پڑے گا، کتنی de-placement ہوگی آپ کی home industry کی۔ SAFTA کے اندر جو items ہیں ان میں pharmaceutical equipments کا نام سر فہرست ہوتا ہے تو جب اس کا ذکر ہو رہا تھا کہ کوئی list ختم کی جائے یا بڑھائی جائے یا پھر sensitive list ختم کی جائے تو اس میں Pakistan Pharmaceutical Manufacturing Association نے کافی reservations ظاہر کیے تھے کہ ہماری pharmaceutical companies تقریباً 90% serve کرتی ہیں finished medicines کو اور second line of defence form کرتی ہے، جب کوئی epidemic breakdown ہو یا پھر کوئی disaster ہو جبکہ یہی industry انڈیا میں 10 times بڑھی ہے۔ لہٰذا یہ sensitive list بغیر سوچے سمجھے ختم کر دینے سے بہت نقصان ہوگا آپ کی home industry کو۔ یہ کیا جا سکتا ہے کہ جو equipment آپ دوسرے ممالک سے import کر رہے ہیں، جو sensitive list میں نہیں ہیں، ان کو آپ انڈیا سے import کریں، اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ تقریباً US$400 million to US$900 million dollars کا import bill بچے گا، transportation cost reduce ہو جائے گی، کیونکہ آپ neighbours ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو بہت ہی ضروری equipments ہیں import کرنے کے لیے، جو sensitive list میں ہیں، ان کو آپ ختم کر سکتے ہیں، ان کو آپ sensitive list سے باہر لے آئیں، ان کو آپ SAFTA کے اندر لے آئیں لیکن یہ سوچ کر کرنا چاہیے کہ اس سے home industry پر کتنا فرق پڑے گا۔ اس کے بعد SAFTA کے rules کو apply کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ جو پہلی resolution move ہوئی تھی اور اس کے بعد جو یہ تیسری resolution ہے ان دونوں میں مجھے contradiction نظر آ رہی ہے کیونکہ پہلی resolution کو اگر ہم دیکھیں تو اس میں یہ بات کہی گئی تھی کہ US کو stop کرنا چاہیے کہ انڈیا کو support نہ کرے to become the permanent of United Nations Security Council اور

دوسری resolution کو دیکھیں تو اس میں ہم bilateral trade کی بات کر رہے ہیں کہ اس کو increase کیا جائے۔ پہلی resolution میں ہم انڈیا کو ہم condemn کر رہے ہیں اور دوسری resolution میں ہم دوستی اور bilateral trade کی بات کر رہے ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔

Mr. Mohammad Umar Riaz: On point of clarification, Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Yes, please.

Mr. Mohammad Umar Riaz: Madam Speaker, in international relations, we do not accept a country with all its needs. We have to make compromises. We may accept one stance and we may object the other stance. This is the international issue. This is the foreign policy.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی خان صاحب۔

جناب سلیم خان: یہ جو دونوں resolutions کے movers ہیں ان کو یہ decide کرنا چاہیے کہ whether we should make lobbies to stop India from becoming the permanent member of United Nations Security Council or we should focus on our trade. Thank you.

Madam Deputy Speaker: O.K. Mr. Hammad Malik sahib.

جناب محمد حماد ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ Resolution کافی اچھی ہے۔ Bilateral economic relations پر بات ہوئی۔ یقیناً ہم چاہتے ہیں کہ انڈیا کے ساتھ ہمارے relations زیادہ strong ہوں، economically بھی اور باقی سارے matters میں بھی لیکن جب یہاں پر trade کی بات آتی ہے تو ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ India world top ten economies میں آتی ہے اور پاکستان کا تو دور دور تک نام ہی نہیں ہے۔ جب آپ trade ایسے ملک سے کرتے ہیں جس کی economy بہت strong ہوتی ہے، جہاں پر اس طرح کے مسائل نہیں ہوتے جیسے ہمارے ملک میں ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں energy crisis ہے، industry flop ہو چکی ہے، gas industries کو مل نہیں رہی، پورا پورا ہفتہ ایک industry بند رہتی ہے، labour بیروزگار ہو چکی ہے۔ اس وقت جب آپ ایک ملک سے ایسا معاہدہ کر لیتے ہیں کہ وہاں کا سارا مال یہاں پر آئے اور اس کی یہاں پر ایک market بنا دیں تو آپ یہ سوچیں کہ آپ کا غریب مزدور، آپ کا غریب کسان کہاں پر جائے گا۔

یہاں پر بات ہوئی SAFTA کی کہ free trade کر دی جائے، sensitive list ختم کر دی جائے تو اس پر بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ پاکستانی industries بہت پیچھے ہیں، اگر ہم انڈیا سے compare کریں۔ انڈیا کی net export کا automobile industry 60% ہےاور پاکستان میں automobile spare parts وغیرہ کی industry بہت پیچھے ہے ان کے مقابلے میں اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ انڈیا میں یہ industry tax free ہے بلکہ وہ اس میں subsidy بھی دیتے ہیں اپنی اس industry کو increase کرنے کے لیے کیونکہ وہ دنیا میں اس چیز پر hold کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ انڈیا کو allow کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی تمام اس طرح کی چیزیں پاکستان میں لے آئے تو آپ یہ سوچیں کہ پاکستانی industry کہاں جائے۔ Same is the case with the farming industry. ابھی بھی آپ غور کریں تو دیکھیں گے کہ پاکستان میں آپ کو پیاز انڈیا کا ملے گا۔ یہ دیکھیں کہ پاکستان جیسے ملک میں

جہاں پر غریب کو بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ یہاں پر energy crisis ہے، بجلی نہیں ہے جس کی وجہ سے ٹیوب ویل نہیں چل سکتا، انڈسٹری نہیں چل سکتی جو کہ directly linked ہے غریب کے ساتھ، کسان کے ساتھ، مزدور کے ساتھ اور محنت کش کے ساتھ۔ میں ایک سادی سی مثال دوں کہ روس جیسے بڑے ملک نے بھی WTO ابھی چار دن پہلے sign کیا ہے۔ ان کی بھی reservation تھی۔ انہوں نے بھی free trade پر بڑے عرصے تک ban رکھا اور انہوں نے اس سے agree نہیں کیا۔ اگر ہم انڈیا کے ساتھ اچھی trade چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں اپنی economy کو دیکھنا ہوگا، ہمیں اس چیز کا خیال رکھنا ہوگا کہ تقسیم بنگال والا قصہ دہرایا نہ جائے۔ 1906 میں جب بنگال کو ہندو اکثریتی بنگال اور مسلم اکثریت بنگال میں تقسیم کیا گیا تھا تو اس کی صرف ایک ہی وجہ تھی اور وہ economy تھی کہ جو وہاں پر مسلمان کسان تھے، وہ غریب تھے اور جو ہندو تھے وہ industrialists تھے۔ وہ غریبوں کا استحصال کرتے تھے۔ اس چیز کو، اس barrier کو ختم کرنے کے لیے بنگال کو ہندو بنگال اور مسلم بنگال میں تقسیم کیا گیا تھا۔ Economy بہت ہی اہم چیز ہے۔ اگر آپ اس چیز کو اتنا free کر دیں گے تو آپ کی industry تباہ ہو جائے گی اور پھر آپ کا ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔ پھر ہمارا کیا حال ہوگا۔ روس کی مثال لے لیں، وہاں پر economic crisis آیا اور اسی وجہ سی پوری Soviet Union destroy ہوئی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اچھے relations ہوں، ہم چاہتے ہیں کہ trade ہو، لیکن free trade کی بات سے میں بالکل disagree کروں گا۔ میں چاہوں گا trade کے لیے ہم terms and conditions طے کریں۔ صرف اس چیز کو رکھا جائے جس میں پاکستان کا بھی مفاد ہو بجائے اس کے کہ صرف انڈیا کا مفاد ہو۔ شکریہ۔

Mr. Siraj Din Memon: Madam Speaker, on a point of clarification.

Madam Deputy Speaker: Yes please.

Mr. Siraj Din Memon: Thank you Madam Speaker.

میڈم سپیکر! گرین پارٹی کے ایک رکن نے کہا ہے کہ روس میں ایسے حالات ہوئے کہ وہاں پر economic disorder آ گیا تھا۔ وہ ان کی اپنی پالیسیاں تھیں، انہوں نے defence کو زیادہ ترجیح دے دی تھی اور وہ پالیسی گورباچوف لے کر آئے تھے۔ یہ contradict کر رہے ہیں۔ یہ مہربانی کرکے ہماری resolution کو پڑھیں------

Madam Deputy Speaker: O.K. Fine. You have cleared your point. Mr. Siraj you have cleared your point. Please have your seat. Mohtarma Anum Saeed sahiba.

Miss Anum Saeed: *Assalam-o-Alaikum* everyone. Thank you Madam Speaker. Firstly, I would completely agree with Mr. Hammad Malik, what he said.

ابھی ہم consider کرتے ہیں کہ چین ہمارا بہت favourite country ہے اور ہم اس کے ساتھ بہت trade کر رہے ہیں۔ ایک economic term ہے dumping. چین نے اپنے third type مال پاکستان میں dump کرکے ہماری small and medium industry کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ ہم free trade کریں انڈیا سے۔ اگر ہم انڈیا کے ساتھ free trade کرنے کا معاہدہ کر لیتے ہیں تو imagine کر سکتے ہیں کہ ہماری small and medium enterprises بالکل ہی ختم ہو جائیں گی۔ We cannot afford this for at least our small and medium enterprises. ہاں ہم automobile industry میں یہ چیز afford کر سکتے ہیں۔ There will be a remarkable decrease in our

small and medium ابھی پاکستان میں developed ہے ہی نہیں۔ مگر inflation because automobile industry enterprises are
trying to have a bench mark in the word trade scenario. We cannot just discourage them through this SAFTA. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی اوسامہ محمود صاحب

جناب اوسامہ محمود: شکریہ میڈم سپیکر۔ محترمہ سپیکر! انڈیا کے ساتھ جو ہمارے relations ہیں وہ تو کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں لیکن تجارت کی جہاں تک بات کی جاتی ہے تو ہم اکثر یہ بھول جاتے ہیں کہ انڈیا کے ساتھ جتنے بھی strong relatios کرنا چاہیں کوئی بھی باہر کی طاقت ایک چھوٹی سی سازش کرے تو ہمارا سارا کیے دھرے پر پانی پھر جاتا ہے۔ ممبئی حملے جیسا واقعہ ہو یا سری لنکا ٹیم پر حملے جیسے واقعہ ہو، ان سے سب کچھ ختم ہو جاتا ہے اور جتنے بھی trade agreements یا جتنی بھی debates ہوتی ہیں ان سب پر ایک stamp لگ جاتی ہے اور سب کچھ rubbish ہو جاتا ہے۔

میں اس طرف آنا چاہوں گا کہ ممالک کے درمیان ایک سازش ہوتی ہے اور ایسے ممالک کے درمیان ہوتی جن کے نظریات مختلف ہوں، جو دو قومی نظریے کی بنیاد بنے ہوں، جو اتنے سالوں اکٹھے رہنے کے باوجود بھی ایک دوسرے کو سمجھ نہیں سکے، ایک دوسرے کے ساتھ چلنے کے لیے تیار نہیں ہیں، جن کی آپس میں ہر انچ پر لڑائی ہوتی ہے، ہر پاکستانی جانتا ہے کہ انڈیا کیا چاہتا ہے اور ہر انڈین جانتا ہے کہ پاکستانی کیا چاہتا ہے، ایسی صورتحال میں free trade یا انڈیا سے trade بڑھانے کے جو معاہدے ہیں، میرے خیال میں ان کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ یہ شاید وقتی ضرورت تو ہو لیکن long term میں ہم اس کے لیے اپنے آپ کو اور اپنی industry کو strong کرنا چاہیے۔ کچھ سال پہلے ہمارے اتنے حالات خراب نہیں تھے جتنے آج ہیں۔ پہلے دشمن نے سازش کی، ہمارے ملک کے حالات خراب کیے، بنگلہ دیش جیسا مسئلہ پیدا ہوا، آج افغانستان میں جو حالات ہیں، پہلے ہمارے ملک کی سرحدوں کو cross کیا جاتا ہے اور اب ہماری economy کو capture کرنے کی باتیں کی جاتی ہیں۔ پوری دنیا میں انڈیا کے علاوہ بھی اور ممالک ہیں، مان لیا کہ انڈیا ہمارا پڑوسی ملک ہے، اس کے ساتھ ہماری بارڈر ملتی ہے، ہماری بڑی ضرورت ہے لیکن ہمیں اس چیز کو مدنظر رکھنا ہوگا کہ یہ نہ ہو کہ کہیں ہماری economy کو capture کر لیا جائے اور ہمیں ایسی چوٹ لگے کہ ہم کبھی بھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکیں۔ No doubt ہماری market بھی بڑی market ہے اور انڈیا کی market بھی بڑی ہے لیکن at the same time ہمیں اپنی ان چیزوں کا خود ہی خیال کرنا پڑے گا، اپنی economy خود stand کرنا پڑے گا۔ ہماری ہر چیز اگر ایسے ممالک کے ہاتھ چلے جائے گی جو ہمارے لیے کسی بھی وقت کوئی بھی problem create کر سکتے ہیں تو کسی بھی وقت ہماری markets میں shortage پیدا کر سکتے ہیں اور یہ بڑا serious issue ہے۔ ایسی صورت میں کوئی SAFTA کوئی مدد کرے گا، this is not concerned with SAFTA, this is concerned with every Pakistani. اس کی بنیاد دو قومی نظریے پر ہے۔ یہ بڑی بنیادی اور authentic چیز ہے اور ہمیں ان چیزوں کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ یہ temporary solutions ہیں and not

اور یہ permanent ہی نہیں ہے کہ پاکستان اور انڈیا long term میں free trade agreement کرے جو کہ ایک دوسرے کے ہر انچ کے against ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: قائد حزب اختلاف صاحب۔

جناب طبریز صادق مری: میڈم سپیکر ! یہاں پر بات کی گئی ہے کہ we want cordial relations and bilateral economic ties and all other good things. کون نہیں چاہتا کہ اپنے neighbours کے ساتھ اچھے تعلقات رکھیں، سب چاہتے ہیں but not at the cost national interest because national interest always come supreme. انڈیا کی جو market ہے that is one of the world's most restrictive markets. پاکستان اگر انڈیا کے ساتھ trade کرتا ہے no doubt there is a good side to it as well and there is a bad side to it as well لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ کافی ایسی چیزیں جو ہماری favour میں نہیں جا رہی ہیں۔ جس طرح یہاں پر کافی معزز اراکین نے trade imbalance کی بات کی۔ پھر SAFTA میں آ کر ہم نے sensitive list کی بات کی۔ Then we talked about our local market کہ کیا ہماری local market اس چیز سے flourish کرے گی یا ہماری local market جو ویسے ہی ایک بہت dismal condition میں ہے اس وقت وہ بالکل ہی بیٹھ جائے گی۔ There are a lot of reservations کہ اگر ہم اس چیز کے ساتھ proceed کرتے ہیں especially the free trade agreement, I don't think so, it is a feasible in the long run and I would agree with the member of the Blue Party who said this. اب بات یہاں پر یہ ہے for example, if you trade with India, quality check India میں کوئی ایک یا unanimous نہیں ہے اور نہ ہی پاکستان کا quality check وہاں کی تمام states میں مانا جاتا ہے۔ There are different states اور ہر state کا ایک different quality check ہے so, basically when Pakistani goods move to one state from another تو وہاں پر اس کو پھر انتظار کرنا پڑے گا quality check کے لیے۔ Then you come to permits. Permit is another issue. جب ہم permits کی بات کرتے ہیں تو آپ کے وہ goods, for example, livestock or agriculture یعنی perishable goods کے permits کے لیے آپ کو wait کرنا پڑتا کافی عرصہ جس کی وجہ سے آپ کی product کی quality decline ہوتی ہے۔

So, I would suggest that free trade agreement and especially making use of SAFTA is not a feasible option in the long run and we will not compromise our national interest over this.

Mr. Umair Najam: Madam Speaker, on a point of clarification.

Madam Deputy Speaker: Yes.

جناب عمیر نجم: میڈم سپیکر! جیسے میرے دوستوں نے بات کی یہاں پر کہ ہم لوگ انڈیا سے cars import نہیں کریں گے مثال کے طور پر لیکن ہم لوگ جاپان سے cars import کر لیتے ہیں۔ جب اتنے دور سے ہم لوگ ایک کار کو import کر سکتے ہیں then why don't we import a car from a country that is so near to us جہاں پر ہمیں duties بھی کم دینی پڑیں گی۔ Free trade اگر آج نہیں تو کل تو ہمیں کرنی ہی پڑے گی، we have to take this initiative کیونکہ ہمیں آگے بڑھنا ہے اور ہمیں دوسروں کو دیکھ کر اپنی policies کو بنانا ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: عمیر نجم صاحب آپ تشریف رکھیے۔ جی سراج صاحب۔

جناب سراج دین میمن: میڈم سپیکر! میں اپنے معزز رکن کو جواب دینا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ چین نے ہماری market میں اپنا مال dump کر دیا ہے۔ میڈم سپیکر! مختلف businessmen سے باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میرا کراچی سے تعلق ہے، Chamber of Commer میں آنا جانا رہتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم خود order دیتے ہیں۔ یہی pen چین والے پانچ روپے میں بھی بنا سکتے ہیں اور یہی pen وہ سو روپے میں بنا سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہی گئی کہ ہمیں اپنا trade deficit دیکھنا چاہیے خصوصاً انڈیا کے ساتھ۔ ہمارا national trade deficit ہمیشہ negative رہا ہے۔ آپ امریکہ کے ساتھ دیکھ لیں، سعودی عرب کے ساتھ دیکھ لیں، جاپان کے ساتھ دیکھ لیں، ہالینڈ کے ساتھ دیکھ لیں، کسی بھی عرب ملک کے ساتھ یا مغربی ملک کے ساتھ دیکھ لیں ہمارا national trade deficit میں رہا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کیا ہم پھر یہ تہیہ کر لیں کہ انڈیا کے ساتھ ہم نے ساری زندگی لڑتے رہنا ہے۔ ہم نے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں کرنا ہے، ہم نے سرکریک کا مسئلہ حل نہیں کرنا ہے۔ پھر یہ ایک بار طے کر لیں، پھر باتیں نہ کریں۔ ابھی openly کہہ دیں کہ we are against India اور ہم انڈیا سے لڑنے جا رہے ہیں۔ آپ نے CBMs لینے ہیں۔ کسی طریقے سے تو آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ آپ تھوڑی سی لچک دکھانی ہے۔

Madam Deputy Speaker: We got your point. Thank you so much. Honourable Prime Minister sahib.

جناب محمد ہاشم عظیم: سراج میمن صاحب نے ساری باتیں clear کر دی ہیں لیکن میں پھر بھی میں کچھ points add کرنا چاہوں گا۔ 400 to 900 billion dollars ہم اپنے raw material کی مد میں save کر سکتے ہیں، اگر وہ ہم import کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ free trade کی یہاں پر بات ہو رہی ہے تو ہم اس میں sensitive list کو بالکل ignore کر رہے ہیں۔ پاکستان کی sensitive list میں 1170 items ہیں جن کو ہم نے 20% reduce کرنا ہے۔ انڈیا کی sensitive list اس سے بھی کم ہے۔ Free Trade does not mean that we can trade every thing. مطلب یہ ہے کہ اگر ہماری automobile under developed ہے تو ہم اس میں obviously نہیں کریں گے۔ ہمارا human resource under developed ہے اور human resource mechanism کی ضرورت ہے تو ہم وہ ان سے لے سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہم obviously اپنے positives and negatives دیکھ کر sensitive list جو ہماری already بنی ہوئی ہے اس کو دیکھ کر trade agreement کو آگے pursue کرنا چاہتے ہیں۔ اسی Trade Agreement کے حوالے سے میں ایک reference دینا چاہوں گا کہ جس طرح I am a student of law, ابھی in recent days مطلب رمضان سے پہلے ایک کانفرنس ہوئی جس میں انڈیا کے کچھ businessmen آئے ہوئے تھے۔ Mr. Sunil Kant Manjal, he is Chairman of Hero Honda, Mr. Mital, Chairman Indian Business School, he is a Harvard Graduate and Mr. Mansha from Pakistan and Chairman, Karachi Stock Exchange. انہوں نے تمام pros and cons discuss کیے basically free trade does not mean that we are trading everything. There is a sensitive list. Sensitive list ہم دیکھتے ہیں، اس میں اس وقت 1170 items ہیں، اس کو دیکھ کر ہم آگے جائیں گے۔ آگے ابھی economic cooperation کی بات کی گئی اور یہ بات کی گئی کہ یہ اس

بات کے تضاد میں ہے تو عرض ہے کہ foreign policy یا دوسرے جو issues ہیں وہ یہ نہیں ہوتے کہ if we are friends, then you can do any thing for that friend. Obviously کہاں آپ نے compromise کرنا ہے کہاں آپ نے rigid approach رکھنی، کہاں آپ نے relaxation دکھانی ہے۔ یہ تمام چیزیں vice versa چلتی ہیں۔ اب SAFTA کی بات کرتے ہیں۔ 1.8 billion people are benefiting from this trade agreement. اس کے بعد preferential trade agreement کو advance کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اس پر focus کرتے ہیں تو economic cooperation اس سے بہت زیادہ بڑھتی ہے۔ پاکستان میں ایک institute ہے جس کا نام ہے Pakistan Standard and Quality Control Authority and Indian Bureau of Indian Standard (BIS). اگر یہ دونوں ادارے مل کر negative and positive دیکھ کر، sensitive list دیکھ، cooperation develop کرتے ہیں، اس سے دونوں ممالک کی prosperity کو بہت زیادہ فرق پڑے گا۔ Our point is economic prosperity in the region. Thank you Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Thank you. I will now put this resolution to the House for voting.

(The Motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: Consequently, the resolution is adopted. آج کے لیے اتنا ہی business کافی ہے۔ 12 بجے ہمارے ایک guest آئیں گے تو آپ سے گزارش ہے کہ 12 بجے سے پہلے اس ایوان میں آ جائیے گا۔ This House is adjourned to meet tomorrow at 9:30 A.M. السلام علیکم۔

(The House was then adjourned to meet again on Wednesday, 29th August, 2012 at 9:00 A.M.)